يد الله على الجماعة (ترمذی) لا جماعة إلا بإمارة (دارمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حجۃ العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بانی: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 10 | جمعۃ المبارک 14 تا 20 مارچ 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

Scanned and prepared by Muhammad Shahzad

جماعت اہلحدیث پاکستان

کی مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس

حضرت الامیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس مورخہ 23 مارچ 2014ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے مرکزی دفتر جامع مسجد قدس اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں طلب کرلیا ہے۔ ارکان کو انفرادی دعوت نامے ارسال کئے جارہے ہیں تاہم کسی وجہ سے اگر کسی رکن کو دعوت نامہ نہ مل سکے تو اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے پابندیٔ وقت کے ساتھ تشریف لائیں۔

(واجرکم علی اللہ سبحانہ وتعالیٰ)

ایجنڈا

1. موجودہ ملکی صورتحال پر جماعت اہلحدیث کا موقف
2. گذشتہ سال کی تبلیغی مساعی
3. آئندہ سال کے لیے تبلیغی وتنظیمی ہدف
4. دیگر امور باجازت حضرت الامیر

ملتمس

پروفیسر میاں عبدالمجید

ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان

0301-7429291

مزید معلومات کے لیے مرکزی دفتر 0300-8001913 0423-7656730

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَوْبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ)) ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمھیں اس آدمی کی خبر نہ دوں جو آگ پر حرام ہے یا آگ اس پر حرام کی گئی ہے؟ فرمایا: ہر اس آدمی پر جو لوگوں کے ''دلوں کے'' قریب ہو اور ان کے لیے نرمی و آسانی پیدا کرنے والا ہو'' [سنن ترمذی کتاب صفة القيامة والرقائق والورع باب كان ﷺ فى مهنة اهله جزء7 ص153 رقم الحديث:2489]

حصول امن کے لیے انسانی دلوں میں قربت، محبت کا ہونا ضروری ہے، اس کے حصول کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف چیزیں بتلائی ہیں ان میں سے مریض کی عیادت کرنا اور اپنے دل کو حسد، بغض، کینے سے پاک رکھنا بتلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی شام کے وقت کسی کی تیمارداری کے لیے نکلتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالی سے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغیچہ لگا دیا جاتا ہے اگر وہ صبح کے وقت یہ عمل کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ [ابو داود کتاب الجنائز باب فی فضل العيادة ص558 رقم الحديث:3099]

اسی طرح اپنے دل کو کینہ وحسد سے پاک اور اپنے مسلمان بھائی کے لیے اچھے خیالات رکھنا بھی باہمی اُلفت ومحبت کا باعث بنتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کو حسد، بغض اور کینہ سے پاک رکھنے والے شخص کو جنتی قرار دیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن مسلسل فرمایا: اس مجلس میں سب سے پہلے آنے والا شخص جنتی ہے اور تین دن ہی مجلس میں پہلے آنے والا انصاری آدمی تھا۔ جب وہ تیسرے دن واپس جانے لگا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس کے پاس تین راتیں بطورِ مہمان ٹھہرنے کی درخواست کی تا کہ اس کے عمل کو دیکھ سکیں لیکن انھوں نے خاص عمل نہ پایا تو عبداللہ بن عمرؓ کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اُس نے اپنے دل کو حسد، کینہ اور بغض سے پاک کر رکھا ہے۔

مخلوق باری تعالی کے لیے نرمی اور آسانی پیدا کرنے سے بھی امن کی راہیں آسان ہوتی ہیں۔ یہی چیز بسا اوقات بعض جرائم کے خاتمہ کا سبب بنتی اور قیام امن کا باعث بنتی ہیں کیونکہ بعض جرائم کا سبب مخلوق پر سختی اور ان کے حقوق کی عدم ادائگی ہوتی ہے۔ حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے گذشتہ اُمتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس ''بوقت موت'' فرشتے آئے اور انھوں نے سوال کیا کہ تو نے اچھے کام بھی کیے ہیں تو روح نے جواب دیا میں نے اپنے نوکروں کو کہہ رکھا تھا اگر کوئی مالدار مقروض تم سے مہلت طلب کرے تو اسے مہلت دے دو اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں، فرشتوں نے بھی اُس سے درگزر کیا اور اس پر سختی نہیں کی۔

[بخاری بشرح الكرمانی کتاب البیوع باب من انظر موسرا ج9 ص165 رقم الحديث:2077] [بقیہ ص:4]

جماعت اہل حدیث
خصوصی ترجمان

ہفت روزہ
تنظیم اہل حدیث
لاہور

مدیر انتظامی
حافظ
عبدالوہاب روپڑی
فاضل اُم القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

نصاب تعلیم حکمرانوں کا کھلونا

کسی قوم کا نصابِ تعلیم اس کی مذہبی، ثقافتی، تہذیبی زندگی اور کسی قوم کے رسوم ورواج کا آئینہ ہوتا ہے۔ جسے مشاہیر قوم ہر آئے دن حالات حاضرہ کے مطابق ڈھالتے اور کرۂ ارضی پر ہونے والی تعمیر وترقی کے مطابق ارتقاء بخشتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کے قیام کے ساتھ ہی مسجد نبوی سے ملحقہ صُفہ کے چبوترے پر پہلی اسلامی یونیورسٹی قائم ہوئی جس کے سربراہ رسول کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس میں ڈے سکالر بھی تعلیم حاصل کرتے تھے اور یہ اقامتی بھی تھی ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خالق کائنات نے پہلی وحی کا پہلا لفظ ہی ''اقراء'' یعنی پڑھ اور پھر پہلی وحی میں ہی اس امت کے لیے نصاب تعلیم کا بنیادی ڈھانچہ بھی تیار کر دیا: ''پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھیے اور تیرا رب بڑی عزتوں والا ہے جس نے قلم کے ذریعے انسان کو علم سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔'' ان آیات کریمہ میں علم کی اہمیت اس کا اپنے خالق کے ساتھ تعلق، تخلیق انسانی کے مختلف مدارج تعلیم کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ قلم اور پھر علمی مدارج طے کرتے ہوئے جہاں تک بھی پہنچو اپنے رب کی کبریائی اور عظمت سے ایک لحہ بھی غافل نہیں ہونا یعنی دینی یا روحانی تعلیم سے آغاز کر کے سائنس تک

انسانی معاشرتی ضرورتوں کے مطابق وحی الٰہی ہی نہیں بلکہ گردوپیش میں مروج علوم مفیدہ قلم کے ذریعے ان کو محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کے لیے علمی ورثہ چھوڑ کر جانا اور پھر صُفہ کی یونیورسٹی میں محض قرآن اور احادیث مبارکہ کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی بلکہ مروجہ زبانیں سیکھنے کی تلقین بھی کی جاتی تھی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ بن ثابت کو حکم دیا کہ عبرانی زبان سیکھو تا کہ یہودی ہمیں تورات کی آیات کے بارے میں غلط ترجمہ کر کے دھوکہ نہ دیں۔ چنانچہ زید بن ثابتؓ نے پانچ زبانوں پر عبور حاصل کیا اسی طرح اور صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف زبانیں سیکھیں۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مسلمان جہاں بھی گئے انھوں نے مسجد یا مسجد سے ملحقہ کچھ کمرے بنا کر سلسلہ تعلیم کو جاری رکھا۔ نصاب تعلیم میں سب سے پہلے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ اس کے بعد دنیاوی زندگی میں کام آنے والے علوم وفنون کی تعلیم دی جاتی تھی۔ چنانچہ بغداد تو

مجلس ادارت

مدیراعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید

مدیرانتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی

معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی

نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم

منیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913

Abdulzahir143@yahoo.com

کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1

اداریہ 2

الاستفتاء 5

تفسیر سورۃ الانعام 7

مسئلہ نکاح وطلاق 10

سپر طاقت صرف اللہ کی ذات ہے 13

زرتعاون

فی پرچہ.......10 روپے

سالانہ.......500 روپے

بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

تمام مروجہ علوم وفنون کا مرکز تھا ہی تمام مفتوحہ علاقوں میں مسلمانوں نے درسگاہیں قائم کیں۔

خلیفہ ہارون الرشید نے بیت الحکمت میں دنیا بھر سے جدید علوم پر مبنی کتب منگوا کران کے تراجم کرائے اور یوں ان درسگاہوں میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے علم وحکمت کے موتی اساتذہ اور طلباء کو مہیا کیے جاتے تھے۔ارشاد مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: حکمت یعنی علم مومن کی گم شدہ میراث ہے اسے جہاں سے ملے لے لے۔ چنانچہ وہ مسلمان جنھوں نے نصف کرۂ ارضی پر حکومت کی تھی انھوں نے دنیا بھر کی حکمت اور علم سے اپنے آپ کو بہرہ ور کیا لیکن پھر عرض کرتا ہوں کہ طالب علم کی ابتدائی تعلیم قرآن اور حدیث رسول ہی ہوتی تھی اور قرآن مجید کی تعلیم سے ناظرہ قرآن نہیں بلکہ مکمل قرآن فہمی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عبور ہوتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس دور کے ریاضی دان، قانون دان، طبیب، فلسفہ ومنطق کی تعلیم حاصل کرنے والے طبیعات وکیمیا میں ممتاز نام پیدا کرنے والے قرآن وحدیث کے مستند عالم بھی ہوتے تھے۔تعلیم سرکاری سرپرستی میں ہوتی تھی جس میں فرقہ واریت وغیرہ نام کی کوئی شے نہیں ہوتی تھی۔ پورے کرۂ ارضی میں مسلمان علم وحکمت کے نہ صرف امام سمجھے جاتے تھے بلکہ بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ تمام علوم مسلمانوں کی ملکیت تھے۔یورپ جوآج علم و حکمت کا امام بنا ہوا ہے علمی لحاظ سے مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔خوف طوالت سے بات کو مختصر کرتا ہوں۔

انگریز نے جب برصغیر میں قدم جمائے اور اسے معلوم تھا کہ اس نے حکومت مسلمانوں سے چھینی ہے۔وحی الٰہی اور خاتم النبیین کی تعلیم ان کے قلوب واذہان کو منور کیے ہوئے ہیں لہٰذا مسلمانوں کے جسموں پر تو حکومت کی جاسکتی ہے مگر ان کے منور دلوں کو فتح نہیں کیا جاسکتا۔انگریز نے برصغیر میں مسلمانوں سے ان کا نصاب تعلیم چھیننے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ لارڈ میکالے کی سربراہی میں سکالرز کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔اس کے ارکان مسافروں کے روپ میں ملک کے طول و عرض، شہروں، دیہاتوں میں پھیل گئے۔کئی سال کی صحرانوردی اور دانشگاہوں کے عمیق سروے کے بعد یہ لوگ اس نتیجے پر پہنچے کہ جب تک مسلمانوں کی درسگاہوں کو قال اللہ اور قال الرسول کی آوازوں سے خالی نہیں کیا جاتا اُس وقت تک مسلمانوں کے اندر کا نور بجھ نہیں سکتا۔

چنانچہ اُس کمیٹی نے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کا نظام تجویز کیا اور اس کے نصاب تعلیم سے دین کو یکسر خارج کر دیا۔عوام الناس کو یہ لالچ دیا گیا کہ جو طلباء ان اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے ان کے لیے سرکاری دفاتر میں عمدہ تنخواہوں کے عوض عہدے ملیں گے۔ پیٹ کے اس لالچ میں بہت سے مسلمان آگئے۔ان اداروں کے سلیبس کے بارے میں برطانیہ کی پارلیمنٹ میں جب لارڈ میکالے پر تنقید کی گئی کہ ان اداروں پر حکومت برطانیہ کا بہت بھاری بجٹ خرچ ہوگا لیکن جو نصاب تعلیم تجویز کیا گیا ہے اس نصاب کو پڑھ کر کوئی مسلمان عیسائی نہیں بنے گا۔میکالے نے جواب دیا کہ ہاں یہ بات درست ہے لیکن یہ نصاب پڑھ کر کوئی مسلمان طالب علم مسلمان بھی نہیں رہے گا۔افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی۔

علامہ اقبالؒ نے ان تعلیمی اداروں کا رونا ان الفاظ میں رویا ہے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

انگریز نے ایک طرف مسلمانوں سے ان کا نصاب تعلیم چھین لیا لیکن ابھی اسے مسجد ومحراب سے خوف لاحق تھا۔چنانچہ اس نے ایک طرف مسلمانوں سے خالص توحید باری تعالیٰ اور تعلیم جہاد ختم کرنے کے لیے اسلام اور اسلامی تعلیم کی آڑ میں اپنی سرکاری نرسریوں میں مسلمانوں کے لیے مارآستین پیدا کیے۔ ایک جھوٹا نبی بنایا جس کی کاذب نبوت کا مرکزی نکتہ ترک جہاد تھا۔

تحریک مجاہدین جو کہ انگریز کے لیے سوہان روح بنی ہوئی تھی اس کے بانی بریلی شہر سے تھے۔چنانچہ بریلی سے ایک عالم پیدا کیا گیا جس کا کام مجاہدین پر بہتان بازی، تبرّی بازی، فتویٰ بازی تھا۔اس نے مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے انھیں گستاخ رسول بے ادب، واجب القتل وہابی قرار دیا۔دوسری طرف پختہ قبروں میں مدفون ہستیوں کو تمام الوہی اختیارات وصفات کا منبع قرار دیا۔

اگرچہ میری بات کسی کو کتنی ہی بری لگے۔تبلیغ اسلام کے نام پر ایک جماعت تیار کی جن کی تبلیغ کے چھ نمبر ہیں کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ۔یہ جماعت اپنے چھ نمبروں میں مقید تبلیغ کرسکتی ہے ان سے باہر ایک لفظ کہنا بھی ناجائز ہے۔ان چھ نمبروں میں جہاد نہیں ہے،پورے تبلیغی نصاب میں توحید باری تعالی کے متعلق ایک فقرہ ہے"اللہ کی طرف سے سب کچھ ہونے کا یقین اور اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہ ہونے کا یقین" ان کا ہر مبلغ اس ایک فقرے کی تعریف کرتا ہوا نظر آئے گا۔بانی جماعت نے اس ایک فقرے میں توحید کامل بیان فرمادی کوئی کمی باقی نہیں رہنے دی۔نعوذ باللہ بانی جماعت اللہ تعالی کو بھی بتادیتے کہ توحید کے مضمون کو تیس پاروں کے ایک تہائی حصہ میں کیوں بیان فرمایا۔ہمارا ایک فقرہ ہی کافی تھا۔دیانتداری سے کوئی مسلمان بتلائے کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک فقرہ مکے والوں کے سامنے پیش کرتے تو مخالفت میں کوئی آواز اٹھتی؟ وہ تو خود کہتے تھے کہ یہ سب ہمارے سفارشی ہیں ورنہ سب کچھ اللہ تعالی کی طرف سے ہونے کا یقین ہے۔

بہر حال یہ وہ دور استبداد تھا کہ توحید خالص اور جہاد کا لفظ جرم بن چکے تھے۔ان حالات میں قال اللہ وقال الرسول کی تعلیم دینے والوں کے لیے سرکاری سرپرستی ختم، پھانسیوں، کالے پانی اور دار ورسن کی ابتلا شروع تھی۔شورش کاشمیری نے چٹان میں لکھا کہ چھ لاکھ علمائے اہلحدیث کو پھانسیاں دی گئیں ان حالات میں جبکہ کسی بھی اہلحدیث عالم کو مجاہدین کا معاون قرار دے کر گرفتار کرنا عام تھا۔اہلحدیث نے برصغیر میں قرآن وحدیث کی تعلیم کی شمع فروزاں رکھی الحمدللہ!ان ناگفتہ حالات میں جہاں سید نذیر حسین دہلوی، حافظ عبدالمنان وزیرآبادی، لکھوی اور غزنوی خاندان کے بزرگوں کے نام جلی حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں وہاں روپڑی خاندان کے بزرگ بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔علمی مسند بھی بچھائے رکھی اور سنت یوسفی بھی ادا کی،بات طویل ہوگئی۔

قیام پاکستان کے ساتھ ہی چاہیے تو یہ تھا کہ یہاں پر ہمارا کھویا ہوا نظام تعلیم اور نصاب تعلیم بحال کیا جاتا۔ہمارے سکول، کالج، یونیورسٹیاں پھر سے ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان، پروفیسر وہ پیدا کرتیں جو ساتھ ساتھ عالم دین بھی ہوتے لیکن بدقسمتی سے حکمران ایسا سوچنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ادھر فرقہ پرستی جڑیں اتنی مضبوط کرچکی ہے کہ جب ہمارا طالب علمی کا دور تھا۔بی اے کی اسلامیات اختیاری میں بلوغ المرام کی کتاب الصلوۃ تھی جسے ختم کروا کر آج کل قدوری کی کتاب الصلوۃ داخل نصاب کرائی گئی ہے۔خیر یہ تو ان حضرات کے لیے توشہ آخرت ہوگا جو بروز قیامت دربار الہی میں پیش ہوکر اپنا کارنامہ بیان کریں گے کہ تیرے رسول کی کتاب کو خارج کرا کر اپنے امام کے مذہب کو بلند کرآئے ہیں۔اسی طرح اردو کی کسی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں وہاں بابوں کے عرس اور ان کی من گھڑت کرامتوں کے ذریعے بچوں کو تو ہم پرست اور قبر پرست بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔میرا آج کا موضوع تھا کہ حکمرانوں نے نصاب تعلیم سے کھیلنا اپنا دلچسپ مشغلہ بنایا ہوا ہے۔وزیراعلی پنجاب نے پہلے قوم کو ترقی کی اوج ثریا پر پہنچانے کے لیے جماعت اول سے انگریزی شروع کرادی۔اردو میڈیم، انگلش میڈیم سرکاری ادارے الگ الگ بنادیئے۔اب اس سسٹم کو ختم کرنے کی خبر اخبارات میں پڑھی ہے۔تعلیمی سال کا آغاز کبھی جنوری، کبھی مارچ اور کبھی اپریل سے کیا جاتا ہے۔ہر سال کتابیں تبدیل ہورہی ہیں وزیراعلی صاحب سے مؤدبانہ التماس ہے اگر مسلمانوں کا چھنا ہوا نصاب تعلیم واپس نہیں لاسکتے تو موجودہ نظام اور نصاب کو اپنے ہاتھوں میں کھلونا نہ بنائیں۔

بقیہ درس حدیث

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ))ایک مالدار شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اس نے اپنے ملازم "منشی" کو کہہ رکھا تھا کہ اگر میرے قرض دار کو مفلس پاؤ تو اسے معاف کردو، ممکن ہے اللہ تعالی ہمیں بھی معاف کردے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ اللہ تعالی سے ملا تو اسے اللہ تعالی نے معاف فرمادیا تھا۔[بخاری بشرح الکرمانی کتاب احادیث الانبیاء باب مرہام اۃ ج 14 ص 76 رقم الحدیث 3480]: رضائے الہی کے حصول کی خاطر مریضوں کی عیادت کرنا اور مخلوق باری تعالی کے لیے آسانیاں پیدا کرنا ایسے اعمال ہیں جن کے سبب اللہ تعالی دلوں میں محبت ڈالتے ہیں جس کی بدولت امن کا حصول ممکن ہوتا ہے اور ان اوصاف کے حامل افراد کے لیے جہنم کو حرام قرار دیتے ہوئے اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمادیتے ہیں۔

الاستفتاء

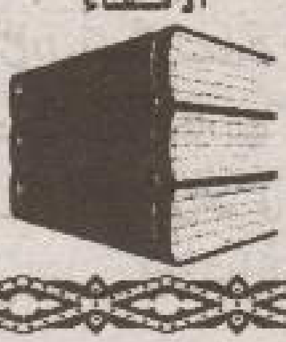

بھتیجے کی بیٹی سے نکاح؟ اور دورانِ خطبہ جمعہ تحیۃ المسجد حلال اور حرام کا اختیار؟

سوال:(۱) بھتیجے کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے جبکہ وہ محرم رشتہ دار ہیں؟ (۲) جمعۃ المبارک کے دوران آنے والے شخص کو جو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے کیا وہ تحیۃ المسجد شمار ہوں گی یا سنت؟ (۳) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے کا اختیار ہے جبکہ قرآن مجید میں مردار (مچھلی) کو حلال قرار دیا ہے۔

[سائل: غلام فرید، نواں پنڈ]

الجواب بعون الوہاب:(۱) قرآن مجید میں سات رشتے نسب کے لحاظ سے حرام کئے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝﴾ تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئی ہیں (الآیۃ:۴) ان محرمات میں سے ایک بھائی کی بیٹی ہے کیونکہ بھتیجا بھائی کے قائم مقام ہے اس لیے چچا کیلئے اسکی بیٹی حرام ہے اس سے نکاح نہیں ہوسکتا

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ((دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعۃ المبارک ارشاد فرما رہے تھے آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔[بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجمعة باب من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفين ج 6 ص 38 رقم الحديث: 931] اسی طرح دوسری روایت میں ہے: سليك الغطفانى دوران خطبہ مسجد میں تشریف لائے تو نماز پڑھے بغیر بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔[مسلم كتاب الجمعة باب التحية والامام يخطب ج 3 ص 136 رقم الحديث: 875]

امام مسلمؒ نے اسی روایت پر دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنے کا باب قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام نوویؒ فرماتے ہیں: دوران خطبہ دو رکعتیں پڑھنے والی تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جب امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو تو اس دوران آنے والے کے لیے اختصار کے ساتھ دو رکعتیں تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھنا مستحب ہے۔ یہی مسلک امام شافعیؒ، امام احمدؒ، اسحاق اور فقہاء محدثین کا ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں ((والمستنبط من هذه الأحاديث أن تحية المسجد لا تترك فى اوقات النهى عن الصلاة)) ان احادیث سے ماخوذ ہوتا ہے کہ جن اوقات میں نماز ادا کرنے کی ممانعت آتی ہے ان میں بھی تحیۃ المسجد پڑھے جاسکتے ہیں۔ اگر ان کا ممنوع اوقات میں پڑھنا جائز نہ ہوتا تو پھر دوران خطبہ ان کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے تھی حالانکہ اس وقت خطبہ سننے کا حکم ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ روک کر اس کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دوران خطبہ آنے والا شخص جو دو رکعت پڑھ کر بیٹھے گا وہ تحیۃ المسجد ہوں گی۔

(۳) حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے ہاں عصر کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے اور شہد پیتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر آپؐ کا ان کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا ناگوار گزرا تو انھوں (اُمہات المومنین) نے مشورہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس بھی جائیں وہ آپؐ سے کہے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آرہی

ہے۔انھوں نے ایسا ہی کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو صرف زینب کے گھر سے شہد ہی پیا ہے، اب اسے نہ پینے کی قسم کھاتا ہوں لیکن تم یہ بات کسی کو نہ بتلانا۔جس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o﴾ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال کیا ہے اُسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟-[بخاری بشرح الکرمانی کتاب التفسیر باب یاایھا النبی لم تحرم مااحل الله ج18ص116-117]

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے پیر کرم شاہ الازہریؒ فرماتے ہیں کہ ابن جریر طبری اپنی تفسیر میں اپنے رائے ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں: ((والصواب من القول فی ذلک ان یقال ان الذی حرمه النبی ﷺ علی نفسه شیٔ کان الله قد احل له)) میرے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ایک ایسی چیز کو حرام کردیا جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا تھا۔[تفسیر ضیاء القرآن ج5ص3088]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی ذمہ داری احکام باری تعالیٰ کو لوگوں تک پہنچانا تھا کیونکہ قرآن مجید میں ہے ﴿یاایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته﴾ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے پیر کرم شاہؒ لکھتے ہیں: رسول کا یہ کام ہے کہ اپنے بھیجنے والے کا پیغام بے خوف وخطر کسی ردوبدل کے بغیر پہنچادے اس لیے اپنے منصب کا پاس رکھتے ہوئے اپنے رب کریم کا جو حکم آپ کو ملے اس کو اس کی مخلوق تک پہنچاؤ اگر کسی حکم کے پہنچانے میں پس وپیش کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے اپنا فرض منصبی پورا کرنے میں غفلت برتی ہے۔[تفسیر ضیاء القرآن ج1ص492] مذکورہ بالا احادیث اور قرآنی آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ کو ہی حاصل ہے۔فقط

اعتذار

گذشتہ اداریے میں پہلا صفحہ کمپوزر کی غلطی سے پرانا ہی شائع ہوگیا تھا جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے اور اسے اب شائع کیا جارہا ہے۔

آئین ساز ادارے یا قانون شکنی کے اڈے؟

جمعرات 27 فروری کو قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران مظفر گڑھ سے آزاد رکن جمشید دستی نے انکشاف کیا کہ پارلیمنٹ لاجز میں شراب چرس اور لڑکیاں لائی جاتی ہیں ان کا اتنا کہنے کی دیر تھی کہ ایوان میں بھونچال آگیا۔معزز رکن کے خلاف کاروائی کے مطالبات تھمنے میں ہی نہیں آتے تھے۔اخباری رپورٹ کے مطابق یہ رکن اپنی سیٹ پر اپنے ہی ایوان میں شودر بنا بیٹھا تھا۔میرے نزدیک یوں بیٹھا تھا جیسے ملاح کشتی ڈبو کر بیٹھتا ہے وزیر داخلہ نے فوراً لاز مین سے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ کر بیان جاری کردیا کہ الزامات بے بنیاد ہیں۔شاہدہ اختر علی جو اس وقت ایوان چلا رہی تھیں انھوں نے فوراً جمشید دستی کا مائیک بند کردیا۔بعد ازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جمشید دستی کو سزا ملنی چاہیے، رکن قومی اسمبلی ثریا اصغر صاحبہ نے کہا کہ جمشید دستی کا ذہنی توازن خراب ہے۔رکن قومی اسمبلی عائشہ نے کہا کہ جمشید دستی کو یہ بات سپیکر صاحب کو علیحدگی میں بتانی چاہیے تھی ادھر جمشید دستی اپنے مؤقف پر ڈٹے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس پارلیمنٹ لاجز میں غیر اخلاقی سرگرمیوں، بازاری عورتوں کے مجروں کی ویڈیو موجود ہیں۔انھوں نے سپیکر قومی اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ ارکان پارلیمنٹ ڈوپ ٹیسٹ کرائے جائیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ کتنے ارکان اسمبلی عادی شراب نوش ہیں، سپیکر قومی اسمبلی نے جمعہ کے روز اپنے چیمبر میں ایک میٹنگ بھی بلائی ہے اس وقت سپیکر اور ارکان اسمبلی کا سارا زور بیان اس بات پر ہے کہ ایوان کا تقدس مجروح نہیں ہونے دیا جائے گا۔جمشید دستی نے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ سارے معاملات کی انکوائری ہائی کورٹ کے کسی جج صاحب سے کرائی جائے تاکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوجائے۔اب اس جذباتی نوجوان جمشید دستی کو کون سمجھائے کہ ایوان کا تقدس بڑا ضروری ہوتا ہے، اسے کسی قیمت پر مجروح نہیں ہونا چاہیے۔معزز اراکین پارلیمنٹ آئین کی دفعہ 62/63 پر پورے اترتے ہیں یہ صادق اور امین ہیں۔معزز اراکین پارلیمنٹ نے جو اپنی جائیداد اور آمدنی کے گوشوارے جمع کرائے ہیں ان میں ایسے بھی ہیں جن کا بینک بیلنس ہزاروں سے زیادہ نہیں۔ایسے بھی ہیں جن کے پاس اپنی ذاتی کار نہیں۔ایسے بھی ہیں جن کی آمدنی انکم ٹیکس کی حد کو نہیں پہنچتی۔ان کے گوشوارے پڑھ کر ان کی مالی حالت پر رحم آتا ہے۔

☆......☆......☆

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 33)

﴿وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾ ''وہی تو ہے جس نے باغات پیدا کیے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے ذائقے مختلف ہیں اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے، اس کے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائے اور اس کا حق اس کی کٹائی کے دن ادا کرو اور حد سے نہ گزرو، یقیناً وہ (اللہ) حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔'' [۱۴۱]

مشکل الفاظ کے معانی:

اَنْشَاَ:	اس نے پیدا کیا
مَعْرُوْشٰتٍ:	چھتریوں پر چڑھائے ہوئے
اُكُلُ:	ذائقہ
اَلرُّمَّانُ:	انار
یَوْمَ حَصَادِهٖ:	اس کی کٹائی کے دن

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اُن لوگوں کی تردید کی گئی جنھوں نے اُصول دین (توحید، نبوت، دوبارہ اُٹھایا جانا، حساب وکتاب اور قضاء تقدیر) کا انکار کیا تھا اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید الوہیت اور ربوبیت کو بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ عبادت کے لائق صرف میری ذات ہے، شریعت نازل کرنا بھی میرا اختیار ہے اس کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

التوضیح

﴿وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہی ذات ہر قسم کی فصلوں، پھلوں اور چوپاؤں کا خالق ہے مگر مشرکین نے اپنی فاسد آراء کے ساتھ بعض چیزوں کو اپنی طرف سے حرام اور بعض کو حلال کر دیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی ہی وہ ذات ہے جس نے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے باغ پیدا کیے اور بعض ایسے باغات پیدا کیے جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے گئے۔

جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معروشت سے مراد بلند وبالا اور طویل درخت ہیں اور ایک روایت میں ہے: وہ باغات جنھیں لوگ چھتریوں پر چڑھائے معروشت کہلاتے ہیں اور جنگلوں اور پہاڑوں میں پیدا ہونے والے پھلوں کو غیر معروشت کہا جاتا ہے۔

[طبری ج9 ص593]

اسی طرح عطاء خراسانیؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ معروشت سے مراد چھتریوں پر چڑھائی گئی انگوروں کی بیلیں ہیں اور غیر معروشت سے مراد ایسی بیلیں ہیں جنھیں چھتریوں پر چڑھایا گیا ہو۔

[طبری ج9 ص594]

﴿مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ﴾ ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ ان سے مراد وہ پھل ہیں جو شکل وصورت کے اعتبار سے آپس میں ملتے جلتے ہوں اور غیر متشابہ سے مراد ایسے پھل ہیں جو شکل وصورت کے اعتبار سے آپس میں ملتے جلتے نہ ہوں۔ [طبری ج8 ص70]

﴿كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اُن میں سے پھل بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اسی طرح ان کا پک جانا بھی نعمتِ باری تعالیٰ میں سے ایک ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مالک کو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے پہلے کھانے کی اجازت دی ہے۔

﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾

اللہ تعالیٰ نے پھل کو توڑنے اور کھیتی کو کاٹنے کے وقت زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے۔ جو پھل اور کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب ہوں یا وہ رطوبت والی زمین میں ہوں جہاں پھل اور کھیتی کو پانی لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی تو ان میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور وہ پھل یا کھیتیاں جو کنوؤں سے پانی کھینچ کر سیراب کی جائیں یا انھیں قیمتاً پانی لگایا جائے (نہر یا ٹیوب ویل کے ذریعہ) تو ان کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ زمین جسے آسمان اور چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ خود سیراب ہو جاتی ہو اُس میں دسواں اور جسے کنوئیں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اُس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ [بخاری بشرح الکرمانی کتاب الزکاۃ باب العشر ج 8 ص 25 رقم الحدیث: 1483 جامع الترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی صدقۃ الزرع ج 1 ص 580 رقم الحدیث: 626]

جن اجناس میں زکوٰۃ واجب ہے

چار اجناس ایسی ہیں جن پر وجوبِ زکوٰۃ میں سب کا اتفاق ہے۔

(۱) گندم (۲) جو (۳) کھجور (۴) منقیٰ۔

جیسا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ)) جو، گندم، منقیٰ اور کھجور۔ ان چار اصناف کے علاوہ کسی غلے پر زکوٰۃ وصول نہ کرنا۔ [مستدرک حاکم کتاب الزکاۃ باب أخذ الصدقة من الحنطة والشعیر ج 2 ص 20 رقم الحدیث: 1499 دارقطنی کتاب الزکاۃ باب لیس فی الخضروات صدقة ج 2 ص 265 رقم الحدیث: 19002 بیهقی فی الکبری کتاب الزکاۃ باب لا تؤخذ صدقة شیئ من الشجر غیر النخل والعنب ج 4 ص 210 رقم الحدیث: 7451]

اختلاف اس بات میں ہے کہ ان چار اصناف کے علاوہ باقی نباتات میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

امام مالک، شافعی، احمد بن حنبل:

ایسی کھیتی جو کھانے اور ذخیرہ کرنے کے قابل ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

امام ابوحنیفہ

لکڑی، گھاس اور بانس کے علاوہ جو بھی چیز زمین سے اُگے اس پر زکوٰۃ ہے

داؤد ظاہری

زمین سے پیدا ہونے والی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے، البتہ جو چیز ناپی و تولی جاسکے اس پر عشر ہے بشرطیکہ نصاب کو پہنچ جائے اور جو ناپی و تولی نہ جاسکیں ان کی قلیل اور کثیر مقدار میں عشر واجب ہے۔ [الفقه الاسلامی وأدلته ج 3 ص 1884]

شیخ صالح الفوزان:

ہر قسم کے غلے پر زکوٰۃ واجب ہے۔

راجح مسلک:

صرف چار اجناس پر وجوب زکوٰۃ والی روایت صحیح تحقیق کے مطابق قابل حجت نہیں کیونکہ اس میں ابوحذیفہ راوی صدوق سیئ الحفظ ہے اور سفیان ثوری مدلس نے عن کے ساتھ بیان کیا ہے۔ طلحہ بن یحییٰ راوی مختلف فیہ ہے لہٰذا عمومی دلائل کی وجہ سے ہر زمین کی پیداوار پر نصاب تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے۔

عمومی دلائل:

(۱) ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔ [الانعام: 142]

(۲) ﴿وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ﴾ اس چیز سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی۔ [البقرہ: 267]

(۳) ﴿فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ﴾ وہ زمین جسے آسمانی پانی سیراب

کے اس کی پیداوار میں دسواں حصہ واجب ہے۔[بخاری کتاب الزکاۃ باب العشرفیمایسقی من ماء السماء ج8ص25رقم الحدیث:1428]

(۴) لَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ پانچ وسق سے کم کسی کھجور اور کسی غلہ میں صدقہ نہیں۔[مسلم کتاب الزکاۃ ج4جزء7ص45رقم الحدیث:979]

سبزیوں میں زکوٰۃ کا حکم؟

اس مسئلہ میں اکثر علماء کا موقف یہی ہے کہ سبزیوں میں عشر نہیں جس کے درج ذیل دلائل ہیں۔

(۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ککڑی، تربوز، انار، گنا اور سبزیوں پر زکوٰۃ معاف فرمادی ہے۔

[سنن الدارقطنی کتاب الزکاۃ باب لیس فی الخضروات صدقة ج2ص262رقم الحدیث:1892 المستدرك للحاکم کتاب الزکاۃ باب الزکاۃ فی الزرع والکرم ج2ص20رقم الحدیث:1498]

نوٹ

امام ابن حجرؒ نے اس حدیث کو منقطع قرار دیا ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ)) سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں

[سنن الدارمی قطنی کتاب الزکاۃ باب لیس فی الخضروات صدقة ج2ص260رقم الحدیث:1886]

ان تمام ضعیف احادیث کے باوجود بھی علمائے کرام نے ان سے استدلال کیا ہے کہ سبزیوں میں عشر نہیں لیکن امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں مروان سنجاری راوی ضعیف ہے۔ لہٰذا عمومی دلائل کے پیش نظر احتیاط اسی چیز میں ہے کہ سبزیوں سے بھی صدقہ دیا جائے۔

((وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ))

نصاب

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)) پانچ وسق سے کم (غلے) پر زکوٰۃ نہیں۔[بخاری بشرح الکرمانی کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الورق ج7ص185رقم الحدیث:1447 مسلم کتاب الزکاۃ ج4جزء7ص46رقم الحدیث:979]

اَوسق جمع ہے وسق کی اور وسق بالاتفاق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ایک صاع چار مُد کے برابر اور ایک مُد ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے لہٰذا ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوا۔ جدید پیمانے کے مطابق ایک صاع تقریباً 2.50 کلوگرام اور ایک وسق چار مَن کا ہوتا ہے، اسی طرح پانچ وسق بیس مَن کے برابر ہوا۔ ﴿وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ اہل ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے جا خرچ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا۔"

اسراف کی مختلف صورتیں

(۱) زکوٰۃ سے زائد اتنا دے دینا کہ انسان خود محتاج ہو جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو اور دینے والا ہاتھ لینے والے سے کہیں بہتر ہے اور شروع ان سے کر جن کا نان ونفقہ تیرے ذمہ ہے۔[مسلم کتاب الزکاۃ باب بیان أن الید العلیا خیر من الید السفلی ج4جزء7ص104رقم الحدیث:1035]

(۲) اسراف کی دوسری شکل یہ ہے کہ برائی میں اپنا مال خرچ کر دیا جائے اور ایسے کاموں میں کم یا زیادہ خرچ کرنا ہر دو صورت میں گناہ ہے۔

(۳) اپنے اخراجات ضرورت سے زائد پھیلا دینا کہ فضول خرچی شروع ہو جائے یہ بھی اسراف کہلاتا ہے۔

خلاصہ شدہ مسائل

(۱) اللہ تعالیٰ ہی تمام قسم کے پھلوں، دانوں اور چوپایوں کا خالق و مالک اور رازق ہے (۲) زمین سے پیدا ہونے والی ہر کھیتی خواہ وہ معروشات ہوں (انگور، توری وغیرہ) یا غیر معروشات ہوں (خربوزہ، تربوز، گرما وغیرہ) ان کی کٹائی کے دن ان کا حق ادا کرنا ضروری ہے جسے عشر کہا جاتا ہے (۳) زمینی پیداوار کا نصاب پانچ وسق یعنی 20 مَن ہے (۴) جن کھیتیوں کو ٹیوب ویل وغیرہ کے ذریعہ کھینچ کر پانی لگایا جائے اُن میں بیسواں حصہ اور جو بارشی پانی سے سیراب ہوں یا رطوبت والی زمین ہو اُس میں دسواں حصہ صدقہ ہے (۵) اسراف اور بے جا خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے

مسئلہ نکاح وطلاق

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی — قسط نمبر 2

حنفی مسلک کے مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمی فاضل دیوبند لکھتے ہیں: ''طحاوی درمختار صفحہ ۱۰۵ جلد دوم کے حاشیہ میں اس کو نقل فرماتے ہیں:

﴿إِنْ كَانَ فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ إِذَا أُرْسِلَ الثَّلَاثُ جُمْلَةً لَمْ يُحْكَمْ إِلَّا بِوُقُوعِ وَاحِدٍ إِلَى زَمَنِ عُمَرَ رضي الله عنه ثُمَّ حَكَمَ بِوُقُوعِ الثَّلَاثِ سِيَاسَةً لِكَثْرَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ﴾ ''صدر اول میں زمانہ عمر تک یکجائی تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں پھر انہوں نے اس سلسلہ میں لوگوں کی زیادتی کی وجہ سے سیاسی طور پر تینوں کے وقوع کا حکم جاری کر دیا'' [مجموعہ مقالات علمیہ دربارہ ایک مجلس کی تین طلاق صفحہ ۲۲] قہستانی نے جامع الرموز ص ۳۲۱ اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ص ۲۲۸ میں قریب قریب یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب آف بھیرہ شریف مجموعہ مقالات علمیہ دربارہ ایک مجلس کی تین طلاق کے صفحہ نمبر 242 پر فرماتے ہیں، ''اس تعزیری حکم کو صحابہ نے پسند فرمایا اور اسی کے مطابق فتوے دیئے'' مزید لکھتے ہیں: ''لیکن حدود کے علاوہ تعزیرات اور سزائیں زمانہ کے بدلنے سے بدل جایا کرتی ہیں۔''

دور حاضر میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو کہا جاتا ہے کہ اب تیری بیوی ہمیشہ کے لئے تجھ پر حرام ہو گئی اور واپسی کے سب دروازے بند ہو گئے۔ بطور دلیل صحیح مسلم کی مذکورہ حدیث کا آخری حصہ بیان کیا جاتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ حضور اس حدیث کے ابتدائی حصے پر بھی غور فرمایئے اور ایک ایسے تعزیری اور سیاسی فیصلے پر عمل کی طرف نہ جایئے جس سے خود حضرت عمرؓ نے رجوع فرما لیا تھا جیسا کہ اغاثۃ اللہفان الحفان میں ہے، تو ذخیرہ حدیث میں کھینچا تانی کرتے ہوئے دور نبوت کے بعض واقعات (عویمر عجلانی، فاطمہ بنت قیس وغیرہ قصص) سے یکبارگی دی گئی تین طلاقوں کے وقوع کے دلائل کشید کرنے کی ناکام اور ناپاک کوششیں کی جاتی ہیں۔

اس ضمن میں بھارت کے جید حنفی عالم جناب شمس پیر زادہ صاحب کا بیان ملاحظہ فرمایئے وہ لکھتے ہیں: ''جس طرح یکجائی تین طلاقوں کے تین واقع ہونے پر قرآن کی کوئی صریح نص موجود نہیں اسی طرح احادیث صحیحہ کی بھی کوئی صریح نص موجود نہیں ہے۔ جن احادیث سے اس کے حق میں استدلال کیا جاتا ہے ان میں سے بعض احادیث تو وہ ہیں جن میں یکجا طور پر تین طلاقیں دینے کی صراحت موجود نہیں اور بعض احادیث ایسی ہیں جن کا محل دوسرا ہے اس لئے ان سے کوئی دلیل فراہم نہیں ہوتی اور بعض یا تو مضطرب ہیں یا ضعیف اس لئے ان میں سے کوئی حدیث حجت کی حیثیت نہیں رکھتی۔''

[مجموعہ مقالات علمیہ دربارہ ایک مجلس کی تین طلاق ص 57]

ایک طرف صحیح مسلم کی حدیث بیان کی جاتی ہے کہ دور رسالت سے لے کر خلافت فاروقی کے ابتدائی دور تک یکجائی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا اور دوسری طرف عہد نبوی کے بعض واقعات سے یکبارگی تین طلاق کے وقوع کے دلائل کشید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دو متعارض باتیں بیک وقت درست نہیں ہو سکتیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ عہد رسالت میں کسی نے اپنی بیوی کو یکبارگی ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دیں اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافذ فرما دیا تو صحیح مسلم کی روایت کا بطلان لازم آتا ہے اور اگر صحیح مسلم کی روایت کو درست تسلیم کیا جائے تو یہ بات از خود غلط ثابت ہو جاتی ہے کہ نبی ﷺ نے کبھی

تین اکٹھی دی گئی طلاقوں کو تین شمار کیا تھا۔ جو لوگ عہد نبوی سے یکبارگی تین طلاق کے تین نافذ ہونے کے ثبوت فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ باندازِ دیگر حدیث صحیح مسلم کی صحت کو رد کرتے ہیں۔

یہ عجیب طرفہ تماشا ہے کہ ایک مسئلہ میں تو حضرت عمرؓ کے تعزیری فیصلے کو عہدِ نبوت پر ترجیح دی جائے مگر ان کے دیگر کتنے ہی فتووں اور فیصلوں کو درخور اعتناء نہ سمجھا جائے۔ اگر صرف حضرت عمرؓ ہی کو بطور ماڈل اپنانا ہے تو نوحہ خواں عورتوں کو کیوں قتل نہیں کرواتے؟ کسی غلام کا نکاح آزاد عورت سے کیوں نہیں کرواتے؟ حج تمتع سے منع کیوں نہیں کرتے؟ مفقود الخبر کی منکوحہ کو 99 برس کیوں انتظار کرواتے ہو؟ ان مسائل میں تو دلائل پیش کرتے تھکتے نہیں ہو، بلکہ مسئلہ طلاق میں بھی انہی عمرؓ بن خطاب کی خلافت کے ابتدائی سالوں کو دیکھنا گوارا نہیں کرتے جن میں تین یکجائی طلاقیں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔

مگر ایک مرجوع فتویٰ سے اتنا تمسک؟ ﴿مَالِهٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا﴾ یک وقت سو بار آیت سجدہ تلاوت کریں تو احناف کے ہاں ایک ہی سجدہ لازم آتا ہے۔ ایک سے زائد نمازیں اکٹھی ادا کریں تو نہیں ہوتیں مگر لفظ طلاق یکبارگی تین بار منہ سے نکلا نہیں اور تینوں طلاقیں پڑی نہیں۔ وہ ''جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے'' اب کراؤ حلالہ اور ڈالو گلے میں لعنت کا طوق۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کے مصداق مقلدین میں سے بڑے بڑے حضرات نے تین طلاق کے مسئلہ میں راہ اعتدال اختیار کرتے ہوئے عہد رسالت کی طرف رجوع فرما کر تسلیم کیا کہ درحقیقت اکٹھی دی گئی تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک ہی شمار کی جانی چاہئے۔

احناف میں سے عبدالحی لکھنوی، پیر محمد کرم شاہ بھیروی اور شمس پیرزادہ، حنابلہ میں سے امام ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن قدامہ اور شوافع اور موالک میں سے کئی ایک حضرات نے اس مؤقف کو درست تسلیم فرمایا۔ تفصیلات کے لئے مذکورہ آئمہ کرام کی نگارشات کے علاوہ ملاحظہ فرمائیے، مقالات علمیہ دربارہ ایک مجلس کی تین طلاق، نکاح محمدی از مولانا محمد جونا گڑھی۔

شمس پیرزادہ صاحب رقمطراز ہیں: ''یہی وجہ ہے کہ حالات کے مطابق مختلف ممالک نے عائلی قوانین میں ترامیم کرکے اسے دور رسالت سے ہم آہنگ کیا۔'' جناب شمس پیرزادہ صاحب کے مطابق ''سب سے پہلے مصر نے 1929ء میں آن واحد کی تین طلاقوں کے اصول کو ختم کر دیا اور قانون یہ بنایا کہ متعدد طلاقیں صرف ایک طلاق شمار ہوں گی اور وہ رجعی ہوگی۔'' جناب شمس پیرزادہ صاحب مزید لکھتے ہیں: اسی قسم کا قانون سوڈان نے 1935ء میں، اردن نے 1951ء میں، شام نے 1953ء میں، مراکش نے 1958ء میں، عراق نے 1959ء میں اور پاکستان نے 1961 میں نافذ کیا۔ [مجموعہ مقالات علمیہ دربارہ ایک مجلس کی تین طلاق ص 70]

مذاق میں طلاق:

واضح رہے کہ مذاق میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے: ((ثلاث جدُّهنَّ جد و هزلهن جد النكاح والطلاق و الرجعة)) تین چیزیں جونیت کے علاوہ مذاق میں بھی ہو واقع ہو جاتی ہیں، نکاح، طلاق اور (طلاق سے رجوع) [ترمذی:۱۱۸۶]

طلاق کب واقع نہیں ہوتی، از روئے شریعت درج ذیل صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱) جبر واکراہ کی طلاق:

اگر کسی سے زبردستی (گن پوائنٹ پر) طلاق لی جائے تو واقع نہیں ہوتی۔ اللہ کا فرمان ہے: ((من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره و قلبه مطمئن بالايمان)) ''جس کے دل میں ایمان ہو اور کلمۂ کفر پر مجبور کیا جائے اس پر کوئی گرفت نہیں''

(۲) فاتر العقل کی طلاق:

اسی طرح (۲) فاتر العقل (پاگل) کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے: ((ان الله وضع عن امتی الخطاء والنسيان وما استكرهوا عليه)) ''اللہ نے میری امت پر بھول چوک اور مجبوری سے کئے کام معاف کر دیئے۔''

یہ فرمان رسالت بہت جامع ہے، اس کے مطابق مجبور، پاگل اور نائم کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، اسی لئے کوئی نیند میں بیوی کو طلاق دے دے خواہ اس کی بات سن بھی جائے تو بالاتفاق طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اسی سے یہ مسئلہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کوئی شراب یا نشہ آور چیز کے استعمال کی وجہ سے مخمور ہو کر کوئی کام کر گزرے تو اس پر قانون کا نفاذ نہیں ہوگا ماسوائے اس جرم (یعنی نشہ خوری) کے۔

دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے زنا کا اعتراف کیا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا یہ پاگل تو نہیں؟ پھر پوچھا کہیں اس نے شراب تو نہیں پی رکھی؟ یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر اس کا پاگل یا مخمور ہونا ثابت ہو جاتا تو وہ بچ جاتا۔ اس لیے سیاق وسباق کو مد نظر رکھتے ہوئے خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں ہم بھی ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ کے قرآنی فیصلے کی زد میں نہ آجائیں۔

(جاری ہے)

جماعت اہلحدیث فاروق آباد کا ماہانہ اجلاس

جماعت اہلحدیث فاروق آباد کا ماہانہ اجلاس مولانا حافظ محمد رفیق طاہر کی زیر سیادت اور میاں محمد جاوید کی صدارت جامع مسجد توحید و سنت اہلحدیث مومن آباد میں منعقد ہوا۔ جماعتی مسائل پر غور وخوض کے علاوہ مولانا محمد سلیمان اثری، مولانا عبدالرشید، قاری ذکاء اللہ، مولانا ابوبکر صدیق اور حافظ محمد رفیق طاہر نے مختلف مسائل پر اظہار خیال کیا۔ اجلاس میں درج ذیل 3 باتیں طے پائیں:

(۱) مرکزی ناظم تبلیغ کے دوروں کی رپورٹ ہر مہینہ ضرور بھیجی جائے

(۲) پنجاب کی تنظیم نوگوجرانوالہ سے نکل کر دوسرے شہروں میں تنظیم سازی کرے۔

(۳) ہر انگریزی مہینہ کے پہلے ہفتہ کو اجلاس کیا جائے اور اس میں کسی تربیتی موضوع پر ایک درس قرآن لازمی ہو۔

یہ اجلاس الحمد للہ انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ اور مختصر مہمان نوازی کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغی دورہ راولپنڈی

دیوبند کے مدرسہ عظیم ٹاؤن سہالہ باغ کہوٹہ روڈ اسلام آباد میں ایک خطبہ جمعہ منعقد ہوا جس میں قاری غلام رسول، چوہدری محمد صدیق ssp، حکیم جمال الدین فلسطینی، پروفیسر سیف اللہ خالد ودیگر علمائے کرام سمیت 300 نمازیوں نے شرکت کی۔

ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث مولانا محمد رفیق طاہر نے عقیدہ بالقرآن والسنہ کی ضرورت واہمیت اور افادیت پر مفصل وشاندار خطاب کیا علاوہ ازیں بعد نماز مغرب مسری روڈ راولپنڈی جامع مسجد ابراہیم میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ مولانا صاحب کی ضیافت کا شرف حاجی عبدالعزیز کے حصہ میں آیا۔ کھانا کھانے کے بعد رات گئے تک مختلف دینی مسائل پر سوال وجواب کی نشست چلی رہی۔

تقریباً رات 12 بجے جماعت اہلحدیث پاکستان کے ناظم تبلیغ مولانا حافظ محمد رفیق طاہر فاروق آباد کی طرف عازم سفر ہوئے۔ یوں یہ مختصر مگر کامیاب تبلیغی دورہ اختتام کو پہنچا۔

[رپورٹ: صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق
ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ]

اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک

سانده کلاں، کچاپکا، کھائی ہنجھاڑ، بیگ پور، ڈھنگ شاہ 21 مارچ 2014 کا عظیم الشان اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک برلب نہر گراؤنڈ کچاپکا میں بقیۃ السلف محترم حافظ محمد اسماعیل عزیز میر محمدی حفظہ اللہ ارشاد فرمائیں گے

[منجانب: حافظ احسان الٰہی متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور
0302-3372476]

سپر طاقت صرف ''اللہ'' کی ذات ہے

میاں محمد جمیل......کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

سورۃ المدثر قرآن مجید کی دوسری وحی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتلائی اور باور کروائی ہے کہ زمین وآسمانوں میں میری ذات کے سوا کوئی سپر پاور نہیں لہٰذا مجھے ہی سپر پاور ماننے گا کیونکہ جس نے واحد سپر پاور (Super Power) مجھے تسلیم کر لیا اس کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جائے گا جس مبلّغ کے دل سے زندہ اور مردہ خداؤں کا خوف نکل جائے وہی حق کا پرچار کر سکتا ہے اور جس راہنما کے دل میں یہ عقیدہ مستحکم ہو جائے وہی اپنی قوم کو ہر قسم کی غلامی سے نکال کر دنیا اور آخرت کی کامرانیوں سے سرفراز کرتا۔ اسی عقیدہ کی بنیاد پر نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال کی مختصر مدت میں اپنے ساتھیوں کو بامِ عروج تک پہنچایا اور دنیا کو ثابت کر دکھایا کہ سپر پاور صرف اور صرف رب کبریا کی ذات ہے اور جس نے دل کی سچائی اور کردار کی گواہی سے اپنے رب کو سپر پاور مان لیا وہی کامیاب ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: ((اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى)) [ارواء الغليل حديث نمبر: ١٢٦٨] ''اسلام غالب رہنے کے لیے ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آئے گا۔''

آئیں! سیرتِ رسول کی روشنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر غور کریں۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک معروف نام عدی بن حاتم طائی کا ہے جو تاریخ عالم کی نامور شخصیت حاتم طائی کے بیٹے تھے ان کا اسلام لانے کا واقعہ نہایت دلچسپ اور ایمان افروز ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا مکالمہ عبرت کا عظیم درس ہے۔ دنیا میں باطل قوتیں ہمیشہ یہ دعوے کرتی رہی ہیں کہ وہ سپر پاور (Super Power) ہیں۔ مشرک اور بزدل لوگ اس بات کو تسلیم کرتے رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ سپر طاقت (Super Power) صرف ایک ہے اور وہ اللہ رب العالمین کی ذات ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ لوگ کس طرح سپر ہو سکتے ہیں جن کا اقتدار آج اوجِ ثریا پر ہے اور کل فنا کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

> اللہ کو قادر مطلق ماننے والے کسی مادی قوت کو نظر میں نہیں لاتے نہ اسے سپر پاور (Super Power) تسلیم کرتے ہیں نہ اس سے مرعوب ہوتے ہیں جو مرعوب ہو گیا وہ مارا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس ماحول اور معاشرے میں پروان چڑھے وہ پسماندہ اور غربت زدہ ماحول تھا حالت یہ تھی کہ جزیرہ نمائے عرب کے گردو پیش میں جو قومیں آباد تھیں وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتی تھیں اور دنیا ان کی سپر ویسی (Superwesi) تسلیم کرتی تھی جس طرح ہمارے دور میں امت مسلمہ نے اپنے آپ کو بے وقعت، کمزور اور شکست خوردہ تسلیم کر لیا ہے جو قوت مادی وسائل سے مالا مال ہو کر میدان میں کود پڑے، اسے بڑا مان کر سر تسلیم خم کر لیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں قیصر و کسریٰ کو چیلنج کیا اور امت کو یہ خوشخبری سنائی: ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ برباد ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر برباد ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر باقی نہیں آئے گا۔ اللہ کی قسم! تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔'' [صحيح بخاري: باب علامات النبوة في الإسلام]

ہاں میں حضرت عدی بن حاتم کا واقعہ بیان کر رہا تھا کہ وہ رسول کریم ﷺ سے حد درجہ نفرت کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ''میں نے عیسائیت اختیار کی ہوئی تھی اور میں اپنے قبیلے کا سردار تھا قوم میں میرا مرتبہ بادشاہوں اور حکمرانوں جیسا تھا جس بنا پر مجھے ہر طرح کے مال کا چوتھا حصہ ملتا تھا میں اپنے مذہب کو سچا مذہب سمجھتا تھا اور اپنی رواداری پر فخر کرتا تھا مجھے کسی قسم کا

غم اور فکر نہ تھا وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ کسی نے مجھے محمد بن عبداللہ کے بارے میں بتایا، ان کا نام سنتے ہی مجھے ان سے شدید نفرت ہو گئی جب مدینہ سے ان کی فوجیں گردونواح کے علاقوں میں نکلنے لگیں تو مجھے فکر لاحق ہوئی۔

میں نے اپنے عربی غلام سے کہا: تیرا بھلا ہو میرے لیے موٹے تازے تیز رفتار اونٹوں کا گلہ تیار رکھنا اور جوں ہی تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکروں کی خبر ملے تو مجھے فوری طور پر اطلاع دینا میرا غلام میرے اونٹوں کی رکھوالی کرتا رہا اور میری ہدایت کے مطابق اس نے اونٹ تیار کیے ایک دن غلام علی الصبح بھاگتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر آ چکے ہیں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں میں نے دور سے کچھ جھنڈے دیکھے اور کسی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی افواج آ گئی ہیں۔

عدی بیان کرتے ہیں میں نے غلام سے کہا میرے اونٹ جلدی حاضر کرو جب اونٹ آ گئے تو میں نے ضروری سامان لیا اور اپنے اہل وعیال کو ان پر بٹھا کر شام کی طرف چل نکلا۔ میں نے سوچا کہ شام میں میرے ہم مذہب عیسائیوں کی حکومت ہے وہاں جا کر رہوں گا اس بھگدڑ میں میری بہن سفانہ بنت حاتم پیچھے رہ گئی کیونکہ میری روانگی کے وقت وہ کسی ضروری کام سے آگے پیچھے ہو گئی تھی میں افراتفری کے عالم میں بہن کو چھوڑ کر شام چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج نے بنو طے کو شکست دی اور ان کے مال مویشی پکڑ لیے بہت سی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اکثر مرد میدان جنگ سے بھاگ گئے اور بہت سے قیدی بنا لیے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے شام کی طرف بھاگ جانے کی اطلاع مل چکی تھی بنو طے کے قیدیوں کو مسجد کے قریب ایک احاطے میں رکھا گیا میری بہن بھی ان کے ساتھ قید کر دی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”آپ کا سرپرست کون تھا؟ اس نے کہا: عدی بن حاتم۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہی جو اللہ اور اس کے رسول سے بھاگ گیا ہے؟ یہ فرما کر آپ چلے گئے دوسرے دن پھر قیدیوں کے پاس سے گزرے میری بہن نے آپ سے وہی بات کہی جو پہلے دن کہہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے والا جواب دہرایا۔ بنت حاتم کہتی ہیں جب تیسرا دن ہوا اور آپ قیدیوں کے پاس آئے تو میں مایوس ہو چکی تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص چلا آ رہا تھا اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اپنا معاملہ پیش کروں چنانچہ میں ہمت پا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی درخواست دہرائی۔ میری عرض سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھ پر احسان کرتا ہوں اور تمھیں آزاد کر رہا ہوں البتہ جلدی نہ کرنا، انتظار کرو، یہاں تک کہ تمہاری قوم کا کوئی قابل اعتبار آدمی یا قافلہ ادھر سے گزرے، تو ان کے ساتھ چلے جانا ہاں جانے سے پہلے مجھے اطلاع ضرور کرنا

بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہوا ہے کہ بنت حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ کیسے آزاد ہو سکتی ہے؟ جب تک اس کے خاندان کی تمام عورتیں اور بچے آزاد نہ کر دیے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا اور فرمایا کہ ہم سب کو بحفاظت ان کے گھروں تک پہنچائیں گے۔

ایک دن نبی کریم ﷺ قیدیوں کے قریب سے گزرے تو میری بہن کھڑی ہوئی وہ بڑی جرأت مند اور فصیح زبان تھی اس نے کہا: ((یا رسول اللہ هلک الوالد وغاب الوافد فامنن علی من اللہ علیک)) ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ فوت ہو گیا اور سرپرست چھوڑ گیا۔ آپ ﷺ مجھ پر احسان کریں اللہ آپ پر احسان فرمائے گا۔“

بنت حاتم کا بیان ہے کہ ”روانگی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کپڑے عطا فرمائے، سواری دی اور راستے کا خرچ دے کر عزت وتکریم سے رخصت فرمایا یہاں تک میں شام چلی گئی۔ عدی کہتے ہیں: خدا کی قسم میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ شام میں مقیم تھا مگر سخت پریشان ہر وقت میرا خیال اپنی بہن کی طرف رہتا پتہ نہیں اس پر کیا گزر رہی ہو گی۔ ایک دن اپنے گھر والوں کے پاس بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک قافلہ نظر آیا اونٹ پر محمل میں کوئی پردہ نشین عورت سوار تھی قافلہ ہماری طرف بڑھا آ رہا تھا میں نے دل میں سوچا کہ یہ تو میری بہن معلوم ہوتی ہے جب آئی تو وہی تھی۔

میرے پاس آتے ہی اس نے مجھے ملامت کرنا شروع کر دی او! قطع رحمی کرنے والے، ظالم تو نے اپنے بال بچوں کو سوار کر کے فرار کی راہ لی اور اپنے باپ کی بیٹی اور اس کی عزت کا کچھ خیال نہ کیا“ میں بہت نادم تھا میں نے کہا: میری پیاری بہن! تم نے جو کچھ کہا سچ کہا ہے میں کوئی عذر پیش نہیں کرتا بس مجھے معاف کر دے اور مزید بددعا نہ دینا وہ سواری سے اتری اور میرے پاس مقیم ہو گئی وہ بڑی عقلمند خاتون تھی میں نے اس سے پوچھا: تم نے

اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسا پایا؟ اور اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا: میری رائے یہ ہے کہ تم فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ اگر یہ شخص اللہ کا نبی ہے تو اس کی طرف جلد جانا باعث عزت ہے اور اگر بادشاہ ہے تو وہ لوگوں کی قدر کرنا جانتا ہے اس کے ہاں معزز لوگوں کو ذلیل نہیں کیا جاتا اور آپ کا مقام و مرتبہ تو بڑا واضح ہے۔

میں نے اس کی رائے کو پسند کیا اور اپنی آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے مدینہ کی جانب چل دیا مدینہ پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون؟ میں نے عرض کیا عدی بن حاتم۔ آپ نے میرا پرجوش استقبال کیا اور مجھے اپنے گھر لے گئے، گھر جاتے ہوئے راستے میں ایک غریب بڑھیا نے آپ کو روک لیا آپ دیر تک اس کی باتیں سنتے رہے اور وہ اپنی مشکلات اور ضروریات کا ذکر کرتی رہی۔

میں نے اپنے دل میں سوچا اللہ کی قسم! یہ بادشاہ نہیں ہیں۔ بڑھیا سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے گھر لے گئے، چھوٹے سے گھر میں آپ نے ایک چمڑے کا گدا میری طرف بڑھایا جو کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تھا فرمایا: اس پر بیٹھ جائیں میں نے عرض کیا نہیں آپ اس پر تشریف رکھیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: نہیں آپ بیٹھیں گے بہر حال میں گدے پر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر تشریف فرما ہوئے میں نے پھر دل میں سوچا کہ اللہ کی قسم ان کا معاملہ بادشاہوں والا نہیں ہے۔

اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم! کیا تو رکوسی فرقے سے تعلق نہیں رکھتا؟ (رکوسی ایک مذہبی گروہ تھا جن کے دینی عقائد و رسومات صابیوں اور عیسائیوں کے بین بین تھے) میں نے عرض کیا: جی ہاں میں رکوسی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا سوال یہ تھا کیا آپ اپنی قوم سے مال غنیمت کا چوتھا حصہ وصول نہیں کرتے؟

میں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے دین میں جائز نہیں میں نے تسلیم کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح ہے اب میں اچھی طرح جان چکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کیونکہ جو باتیں عربوں کو معلوم نہ تھیں آپ ان سے اچھی طرح واقف تھے۔

اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک چبھتا ہوا سوال کیا اور فرمایا: اے عدی شاید تمہیں دین اسلام میں داخل ہونے سے یہ امر مانع ہے کہ اہل اسلام کی مالی حالت بہت کمزور ہے؟ اللہ کی قسم مال و دولت کی ایسی ریل پیل ہو جائے گی کہ دینے والے بہت ہوں گے اور لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور شاید تجھے اس بات کی بھی پریشانی ہو کہ مسلمان تعداد میں بہت تھوڑے ہیں اور پوری دنیا ان کی دشمن ہے؟

اللہ کی قسم! اس دین کا غلبہ ہوگا تو سنے گا اور دیکھ لے گا کہ ایک خاتون زیورات پہنے ہوئے تن تنہا اپنے اونٹ پر قادسیہ سے سوار ہوگی اور بیت اللہ کے حج کے لیے مکہ کا سفر کرے گی لیکن اسے کوئی خوف و خطرہ نہیں ہو گا۔ اے عدی ممکن ہے کہ تو نے سوچا ہو کہ دنیا میں بہت سے بادشاہ اور سلاطین ہیں اور ہم میں کوئی بادشاہ نہیں۔ واللہ تو سن لے گا کہ بابل کے سفید محلات ان لوگوں کے ہاتھوں فتح ہو جائیں گے" عدی فرماتے تھے: یہ باتیں سنتے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔

معزز حضرات! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے اپنی گفتگو میں تین باتوں کی طرف خصوصی طور پر اشارہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کمال یہ ہے کہ اس کا مطالعہ کریں تو ہر دور میں پیش آمدہ مسائل اور مشکلات میں راہنمائی ملتی ہے۔ جن باتوں کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا اور جو عدی بن حاتم طائی کے قبول اسلام میں بظاہر رکاوٹ تھیں ان میں پہلی چیز معاشی تنگ دستی اور وسائل کی قلت ہے دوسری چیز امن و امان کی حالت تھی جو اس وقت نہایت خراب تھی تیسری دنیا کی بڑی طاقتوں اور تاجداروں کا خطرہ، جو اپنے مقابلے پر نہ کسی کو برداشت کرتے تھے نہ کسی کو سر اٹھانے کا موقع دیتے تھے آج بھی کم و بیش یہی تین مسائل امت کو درپیش ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا نظام عدل نافذ کیا تو اس کی برکات سے راستے سے تمام رکاوٹیں دور ہو گئیں معاشی تنگ دستی کی وجہ سے لوٹ کھسوٹ اور دنگا فساد پیدا ہوتا ہے اس برائی کی اصلاح کر لی جائے تو کسی بھی معاشرے کی معیشت توانا اور مضبوط ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس کے ساتھ زکوٰۃ کا نظام قائم اور انفاق فی سبیل اللہ کی نشوونما ہو جائے تو محروم طبقات اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں جس سے معاشرے میں اخوت اور امن و امان کی فضا پیدا ہوتی ہے اور ہر کوئی اپنے اپنے مقام پر سکون محسوس

کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ثروت سے سائل اور محروم کا حق وصول کر کے محتاجوں تک پہنچانے کا اہتمام بھی فرمایا کسی بھی معاشرے میں یہ اصول اختیار کر لیے جائیں تو غربت وافلاس کا مکمل خاتمہ ہو جاتا ہے اور بالآخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دینے والے ہوتے ہیں اور کوئی لینے والا نہیں ہوتا۔

> حضرت عدی فرماتے تھے کہ میں نے دو باتیں تو دیکھ لی ہیں بابل کے محلات بھی فتح ہو چکے ہیں اور قادسیہ سے تنہا سفر کرنے والی عورت بھی میں نے دیکھی میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ تیسری بات بھی ضرور پوری ہو کر رہے گی کہ صدقہ وخیرات لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور خلافت میں مکمل طور پر پوری ہوگئی۔ اس وقت زکوۃ دینے والے اپنے قبیلے اور علاقے میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی حاجت مند نہ پاتے تو زکوۃ وصدقات مرکزی بیت المال میں لا کر جمع کرا دیتے تھے اب آپ حدیث مبارکہ کے الفاظ میں اس دور کی ایک جھلک دیکھیں۔

((وَعَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُّتَرْجِمُ لَهٗ فَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى ابْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْاَ كَفِّهٖ)) [صحيح بخاري: باب علامات النبوة في الاسلام] "عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے فقر وفاقہ کی شکایت کی اس کے بعد ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے امن وامان کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: اے عدی! کیا آپ نے حیرہ شہر دیکھا ہوا ہے؟ فرمایا اگر آپ کی عمر دراز ہوئی تو ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا حیرہ سے سفر کرے گی۔ یہاں تک کہ وہ کعبے کا طواف کرے گی اور اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے خوف نہیں ہوگا اور اگر آپ کی زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے کہ کسریٰ کے خزانے فتح کر لیے جائیں گے اور اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو تم دیکھو گے ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی ہاتھوں میں لیے نکلے گا مگر اسے کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہیں ملے گا اور یقیناً تم میں سے ہر ایک شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کا حال بیان کرے گا

اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے تیری طرف پیغمبر نہیں بھیجا تھا۔ جس نے تجھ تک میرے احکام پہنچائے؟ وہ جواب دے گا کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ دریافت کریں گے کیا میں نے تجھے مال ودولت عطا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھ پر اپنا فضل نہیں کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کیوں نہیں۔ وہ اپنی دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو بھی اسے سوائے جہنم کے کچھ دکھائی نہیں دے گا اور اگر وہ اپنی بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم صدقہ کر کے دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو جو شخص کھجور کا ٹکڑا بھی نہیں رکھتا تو وہ اچھی بات کہے۔

عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تنہا عورت حیرہ شہر سے چلتی ہے اور کعبہ کا طواف کرتی ہے۔ اسے اللہ کے سوا کسی سے کچھ خوف نہیں اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو کھولا اور اگر تمہاری زندگیاں طویل ہوئیں تو تم ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو بھی پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھوں میں سونا چاندی لیے نکلے گا لیکن لینے والا نہیں ہوگا۔

سیکولر عالمی اداروں کی تائید میں اسلامی تاریخ سے جواز تلاش کرنا غیر دانش مندانہ فعل ہے

عطاء محمد جنجوعہ

اللہ سبحانہ کی وحدانیت کا اظہار انبیاء کرام کی بعثت کا مرکز ومحور رہا جس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوا البتہ سیاست دمعیشت ومعاشرت کے معاملات میں شریعت کے احکام میں تبدیلی رونما ہوتی رہی۔ تاہم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم رسول بن کر دنیا میں تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نبی کے شریعتی حکم کی تائید کردی تو وہ حکم ہمارے لیے حجت بن گیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی حکم کو منسوخ کر دیا تو وہ حکم ہمارے لیے قابل قبول نہ رہا۔

اسی طرح آپ نے رسم ورواج اور علاقائی حکومتوں کے کسی ضابطہ کا احترام کیا تو آپ کا احترام امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ مثلاً میثاق مدینہ کی شرط کہ ”خون بہا اور فدیہ کا قدیم طریقہ جاری رہے گا“ وہ اسلامی حکومت کے لیے مسلمہ قانون بن گیا۔ عرب قبائل اور دیگر حکومتوں میں شراب، جوا اور سودی کاروبار جائز تھا۔ خاتم النبیین نے منع کر دیا تو یہ امور رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لیے حرام ہو کر رہ گئے۔ عالمی قانون کے احترام کے متعلق اسلام میں لچک کا...... تلاش کرنا اسلام کی خدمت نہیں۔

صیہونی تھنک ٹینک لاس کی پسپائی کے بعد عالم اسلام کو مغلوب کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ صیہونی جنگ کے شعلے کے بعد دیگرے مسلم ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ دوسری طرف وہ فکری محاذ پر بین المذاہب کانفرنسیں منعقد کر کے بغل میں چھری منہ میں رام رام کے مصداق امن وآشتی کا راگ الاپ رہے ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر ہمارے چند مفکر اہل مغرب کے ضابطوں اور تہذیب وتمدن کو اسلام کے قالب میں ڈھالنے کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

بھارتی دانشور مولانا وحید الدین خان نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اجتماعی معاملہ میں اس بین الاقوامی معیار کو اختیار کرلیں جو آج کی دنیا میں عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ وہ اس کے لیے دلیل کشید کرتے ہیں۔

”یہ اصول پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں یمن کے علاقہ میں ایک مدعی نبوت ظاہر ہوا اس کو تاریخ کی کتابوں میں مسیلمہ کذاب کہا جاتا ہے اس نے اپنی طرف سے دو رکنی وفد مدینہ بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام دیا کہ آپ میری نبوت کو تسلیم کرلیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ عالمی رواج نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہیں کیے جاتے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ کسی اجتماعی معاملہ میں جو بین الاقوامی اصول ہو وہی اصول اسلامی ریاست میں بھی تسلیم کیا جائے گا۔ اس طرح کے معاملات میں اسلام میں بھی اسی معیار کو مان لیا جائے گا جو کسی زمانہ میں بین الاقوامی طور پر مسلمہ معیار بن چکا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی معاملات میں اس کے سوا کوئی اور قابل عمل اصول نہیں مسلمان دنیا میں اپنا کوئی علیحدہ سیاسی جزیرہ نہیں بنا سکتے۔ بین الاقوامی زندگی کا نظام باہمی احترام اور باہمی رضامندی کے اصول پر چلتا ہے۔ یہ اصول جس طرح دوسری قوموں کے لیے قابل قبول ہے اس طرح وہ اسلام کے لیے بھی قابل قبول ہے۔

[ماہنامہ تذکیر، ستمبر، ۲۰۰۵ء، ص ۲۹]

تاریخ ابن کثیر میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ کا بیان سن کر فرمایا: ”قسم بخدا اگر ایلچیوں کے قتل نہ کرنے کا اصول نہ ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔“

تاہم دوسری روایت بھی درج ہے: ابوداؤد طیالسی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مسعوی نے عاصم سے عن ابی وائل عن عبداللہ ابن مسعود بتایا وہ بیان کرتا ہے کہ ابن النواحہ اور ابن اثال مسیلمہ کذاب کے ایلچی بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: "کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں انہوں نے جواب دیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں اور اگر میں ایلچی کو قتل کرنے والا ہوتا تو تم دونوں کو ضرور قتل کر دیتا۔" [تاریخ ابن کثیر، جلد ۵، صفحہ ۱۱۲]

مجسمہ رحمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل طائف نے لہولہان کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں ہدایت کے لیے دعا کی۔ بدبخت عقبہ بن ابی معیط نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر تھوکا تو رب ذوالجلال نے آیات [الفرقان ۲۷ تا ۲۹] نازل کر کے ان کو عذاب شدید کی وعید سنائی لیکن رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا نہیں کی۔ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں دونوں روایتوں کا جائزہ لیں تو دوسری روایت درست معلوم ہوتی ہے۔ ان سفیروں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قتل نہ کرنے میں حکمت الٰہی ظاہر ہوئی حافظ بیہقی بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایلچی اثامہ بن اثال مسلمان ہو گیا جب کہ دوسرا سفیر ابن النواحہ جعلی قرأت پڑھتا ہوا پکڑا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ جن صورتوں میں کسی کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان کی بھی حکمت یہی ہے کہ دنیا سے فتنہ وفساد ختم ہو جائے اور معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے۔ پہلے کی طرح موجودہ دور میں بھی سفیر جنگ کے دنوں میں امن مذاکرات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے آپ نے پہلے سے رائج قانون کی تائید کر دی، وہ ہمارے لیے شرعی حجت بن گیا۔ "حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں، پس اس وقت سے یہ طریق رائج ہو گیا کہ ایلچیوں کو قتل نہ کیا جائے۔"

[تاریخ ابن کثیر جلد ۵، صفحہ ۱۱۲]

امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے دیگر قبائل سے جتنے امن معاہدے کیے۔ ان میں بلا رنگ ونسل اور مذہب بنی نوع انسان کی عزت وجان ومال کا تحفظ بنیادی مقصد رہا لیکن ان میں وحی الٰہی کے احکام میں کسی قسم کا لچک دار رویہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ پروفیسر محمد اکرم ورک رکن مجلس ادارت "الشریعہ" مذکورہ سفیروں کو قتل نہ کرنے کی مثال دے کر نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔

"ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ایک داعی کے لیے نہ صرف عالمی قانون، رسم ورواج اور عرف سے واقفیت ضروری ہے بلکہ دعوت اور مکالمہ کے مثبت نتائج کی توقع ہو تو دیگر اقوام کے قوانین ورسم ورواج کا ممکن حد تک لحاظ اور احترام بھی کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح اگر کسی اسلامی حکم کا نفاذ وقتی مصلحت کے خلاف ہو تو اس کے نفاذ میں توقف کیا جاسکتا ہے۔ عصر حاضر میں مسلمان قانون دانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون کا سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مطالعہ کریں اور ان پہلوؤں کا جائزہ لیں جہاں باہمی گفتگو اور مکالمہ میں لچک کے پہلو کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔" [ماہنامہ "الشریعہ" گوجرانوالہ، جولائی ۲۰۰۶ء، ص ۱۶]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے امن معاہدہ کیا جو تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے، جس کی آخری شرط یہ تھی کہ "جھگڑوں اور اختلافات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثالث تسلیم کیا جائے گا، چنانچہ موجودہ دور میں مسلم حکمرانوں کو کسی ایسے معاہدہ یا دستاویز پر دستخط نہیں کرنے چاہیے جو قرآن وسنت کے صریح خلاف ہو۔

اہل نجران کے عیسائیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ نہ کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تسلیم کر لیا چنانچہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن ان کو دستاویز لکھ کر دی اور آپ نے ان کو جان ومال کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرنے کے بعد آخری شرط رکھی "آئندہ سودی کاروبار منع ہو گا، خلاف کرنے والا عہد سے خارج سمجھا جائے گا۔"

[سیرت الرسول، ص ۶۷۹]

قتل قابل معافی جرم ہے، اگر مقتول کے ورثاء بخوشی و رضا قاتل کو معاف کرنا چاہیں تو اسلام اجازت دیتا ہے لیکن اسلامی معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ جانے والے ساجی و معاشی جرائم مثلاً زنا سود وغیرہ ناقابل معافی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ سے معاہدہ کرتے وقت عہد لیا کہ وہ کینسر نما آفاقی جرم نہ کریں گے۔اس وقت کرۂ ارض پر بین الاقوامی معیار کا ادارہ یو این او ہے۔ مسلم غیر مسلم ممالک جس کے ضابطوں کے پابند ہیں۔ عالمی بنک اور آئی ایم ایف اس کے مالیاتی ادارے ہیں جن کا نظام سود پر مبنی ہے۔ وہ پسماندہ خصوصاً مسلم ممالک کو غیر پیداواری شعبوں میں سودی قرضے دے کر غلامی کی زنجیر میں جکڑ رہے ہیں۔ وضاحت کے لیے رجوع کریں۔

''آئی ایم ایف گریٹ اسرائیل کی راہ ہموار کر رہا ہے۔''

الاعتصام، جلد ۴۹، ۱۹۹۷ء، شمارہ ۱۳ تا ۱۵۔

یہودی پروٹوکول میں جس عالمی حکومت کے قیام کا تذکرہ ہے۔ یو این او اس کی طرف عملی پیشرفت ہے کیونکہ اس مجلس کے اہم اداروں کے سربراہ یہودی ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں: ''اقوام متحدہ صیہونی ادارہ ہے'' الاعتصام ۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۹۸ء، سلامتی کونسل کی ذمہ داری عالمی امن قائم کرنا ہے لیکن کونسل نے عالم اسلام کے مسائل حل کرنے میں منافقانہ کردار ادا کیا لیکن مسلم حکمران ٹس سے مس نہ ہوئے۔ وضاحت کے لیے رجوع کریں۔

''عالم اسلام کے مسائل اور اقوام متحدہ کا کردار''، الاعتصام ۲۵ فروری تا ۱۱ مارچ ۱۹۹۶ء...... ''اقوام متحدہ غلامی کی زنجیر''، الاعتصام ۸ مارچ ۱۹۹۶ء، ''بہبود آبادی کے نام پر اقوام متحدہ بے حیائی و فحاشی کو فروغ دینے والا ادارہ بن چکا ہے''۔ قاہرہ و بیجنگ کانفرنس کے ایجنڈے جن کا بین ثبوت ہیں۔ زنجیر میں جکڑے ہوئے مسلم ممالک اس پر عمل پیرا ہیں۔ ''اقوام متحدہ بے حیائی کے فروغ کا ادارہ ہے''۔ الاعتصام ۲۸ جولائی یا ۱۰ اگست ۲۰۰۶ء

ان سنگین حالات میں مسلم دانشوروں کا فرض منصبی ہے کہ وہ امت مسلمہ کی یک جہتی اور غلبہ اسلام کے لیے متفقہ لائحہ عمل تیار کریں اور مسلم حکمرانوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں۔

محترم ابو عمار زاہد الراشدی نے ماہنامہ الشریعہ جون ۲۰۰۳ء میں ''انسانی حقوق کا عالمی منشور'' شائع کیا اور اہل علم کو اس پر بحث و مباحثہ کرنے کی دعوت دی۔ راقم نے ان کے حکم کی تعمیل میں تقابلی جائزہ پیش کیا جس پر غور کر کے یقیناً آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس عالمی ادارہ کی حمایت کرنا اس کے ضابطوں کے لیے اسلامی تاریخ سے لچک کا پہلو تلاش کرنا حمیت اسلامی کے منافی ہے۔ حکومت اسلامیہ وحی الٰہی کے احکام کے تابع ہے جب کہ عالمی انسانی حقوق کا منشور وحدت الادیان کا ایجنڈا ہے جس کی بیشتر دفعات شریعت کے منافی ہیں۔ اہل مغرب اس کی تکمیل کے لیے بزور قوت کوشاں ہے۔

برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیر کی ''ایکسپریس'' کے لیے خصوصی تحریر میں صاف طور پر لکھا ہے: ''مشرق وسطیٰ میں آج انتہا پسندی کا ایک قوس پھیلا ہوا ہے جو واضح طور پر بڑھتا رہا۔ اس خطے کے باہر دور دراز ممالک کو لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اسے شکست دینے کے لیے اعتدال پسند لیڈروں کے اتحاد کی ضرورت ہے جو مستقبل کی ایک مختلف تصویر پیش کرتا ہے جہاں مسلمان یہودی اور عیسائی باہم امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہتے ہوئے ترقی کر سکتے ہیں۔'' [روزنامہ ایکسپریس ۶۰۔۸۔۹]

وحدت الایان کے ایجنڈے کی تائید کے لیے تاریخ اسلام سے خواہ مخواہ جواز کا پہلو تلاش کرنا مسلم مفکرین کو زیب نہیں دیتا۔

محفل حمد و نعت

جماعت اہلحدیث سندہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ 15 مارچ 2014ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہلحدیث سندہ میں زیر صدارت مولانا حافظ محمد رفیق طاہر ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث عظیم الشان سالانہ محفل حمد و نعت منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مولانا منظور احمد، پروفیسر عبدالرزاق ساجد خطابات ارشاد فرمائیں گے جبکہ حمد و نعت کے لیے صاحبزادہ ابوبکر صدیق فاروق آبادی، مولانا مشتاق احمد، مولانا غلام رسول دیگر تشریف لائیں گے۔ علاوہ ازیں علاقہ کے بیسیوں علمائے کرام بطور مہمانان خصوصی شامل ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

[منجانب: مستری عبدالقیوم ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث سندہ، ضلع گوجرانوالہ]

توحید خالص سیمینار اور عظمتِ توحید مظاہرہ کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

سیمنار اور مظاہرہ کی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے اس بات کا حلف دیتا ہوں کہ جو کچھ بیان کروں گا وہ حق اور سچ پر مبنی ہوگا، حلف کی ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ تحریکیں چلانے والے اکثر لوگ اپنے کام کو دگنا تگنا بنا کر بیان کرتے ہیں جبکہ میں ایسا نہیں کروں گا لہٰذا نہ اس میں جھوٹ ہوگا اور نہ اس میں مبالغہ پایا جائے گا۔ کافی دنوں سے یہ بات سنائی دی جا رہی تھی کہ لاہور میں تحریک دعوت توحید شرک و بدعت کے خلاف ایک پُرامن مظاہرہ کرنا چاہتی ہے یقین نہیں آتا تھا کہ ایک نوزائیدہ تحریک جس کا باقاعدہ کوئی نظم نہیں وہ اتنا بڑا کام کس طرح کر پائے گی وہ بھی لاہور جیسے شہر میں جہاں پوری انتظامیہ موجود ہے پھر لاہور کی اکثریت حضرت ہجویری کے بارے میں غلو کی حد تک عقیدہ رکھتی ہے میرے لیے یہ بات اس لیے بھی اچنبہ تھی کہ ابھی تو حضرت ہجویری کے عرس کے بینرز بھی لگے ہوئے ہیں اس جذباتی فضاء میں ایک چھوٹی سی تحریک کا شرک کے خلاف مظاہرے کا فیصلہ کرنا دل کی دھڑکن کو تیز کر دیتا تھا تاہم دل سے دعا نکلتی تھی کہ اللہ کرے کہ یہ مظاہرہ کامیاب ہو جائے کیونکہ اس انداز سے کام کرنے میں مشکلات کا آنا یقینی امر ہوتا ہے لہٰذا یہی کچھ دیکھنے میں آیا۔

آئیں میں آپ کو پریس کلب میں لے چلتا ہوں تاکہ آپ بعد مکانی کے باوجود توحید خالص سیمینار اور عظمت توحید ریلی کو تصور کی آنکھ سے دیکھ پائیں اور آپ کو یقین ہو جائے کہ آج اس دور میں بھی کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنی نصرت کے دروازے کھول دیتا ہے یقین جانیں میں نے رب کریم کی نصرت کے دروازے کھلتے ہوئے دیکھے آئیں توحید خالص سیمینار اور عظمت توحید ریلی کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ پڑھتے ہیں۔

1۔ عظمت توحید ریلی ناکام کرنے اور میاں محمد جمیل کو گرفتار کرنے کے لئے لاہور پولیس رات کے وقت ہی حرکت میں آچکی تھی۔

2۔ D.S.P سکیورٹی اور D.S.P پریس کلب رینج لاہور بار بار میاں صاحب سے ٹیلی فون پر رابطہ کر رہے تھے کہ یہ مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے ایک D.S.P نے یہاں تک وارننگ دی کہ ہم یہ مظاہرہ ہرگز نہیں ہونے دیں گے اور آپ کو پتہ چل جائے گا..........

3۔ میاں صاحب عرصہ 28 سال سے مسجد ابوہریرہ کریم بلاک اقبال ٹاؤن میں خطابت کر رہے ہیں اور ہر جمعہ پولیس کے نوجوان سکیورٹی کے لیے موجود ہوتے ہیں لیکن آج مقامی S.H.O کی نگرانی میں پولیس کی نفری صبح کی اذان کے وقت سے ہی میاں صاحب کی گرفتاری کے لئے موجود تھی لیکن انہیں معلوم نہیں تھا میاں صاحب کی رہائش مسجد سے دور ہے۔ پولیس بار بار شیخ الحدیث حافظ ذوالفقار سے یہ استفسار کرتی رہی کہ میاں صاحب کہاں ہیں ہم نے ان سے میٹنگ کرنی ہے حالانکہ ان کا مقصد انہیں گرفتار کرنا تھا۔

4۔ اعلیٰ حکام کے حکم پر دوپہر بارہ بجے پولیس مسجد میں داخل ہوئی اور انہوں نے ایک ایک بینر اور پلے کارڈ کی عبارت پڑھی اور اعلیٰ حکام کو رپورٹ پیش کی۔

انتظامیہ نے پریس کلب کمیٹی کو حکم دیا کہ سیمینار کی اجازت منسوخ کر دی جائے پریس کلب والوں نے تحریک کے سیکرٹری اطلاعات کاشف منظور کو بلا کر کہا کہ ہم آپ کو سیمینار نہیں کرنے دیں گے۔

5۔ ۲ بجے کے قریب S.S.P نے فون پر مقامی S.H.O کو حکم دیا کہ حافظ ذوالفقار کو پکڑ لیا جائے یا پھر وہ میاں جمیل کو پیش کرے لیکن S.H.O نے رپورٹ کی کہ اس طرح صورت حال مزید نازک ہو جائے گی۔

6۔ پریس کلب اندرون شہر شملہ پہاڑی کے دامن میں واقع ہے انتظامی طور پر یہ ایریا لاہور صدر میں آتا ہے لاہور صدر کے S.S.P نے پولیس کو حرکت میں آنے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں تقریباً 150 پولیس کے مسلح جوان آنسو گیس لیے شملہ پہاڑی پریس کلب کے چاروں طرف کھڑے ہو گئے دوسری طرف D.S.P اپنی ٹیم کے ساتھ میاں صاحب کی تلاش میں رہا لیکن میاں صاحب اتوار کی صبح ہی دائیں بائیں ہو چکے تھے۔

7۔ عوام کے ہجوم کی وجہ سے پریس کلب کے ہال سے کچھ کرسیاں اٹھادی گئیں اور سامعین فرش پر بیٹھ گئے سردی کے باوجود جس کا عالم یہ تھا کہ ہال کے پنکھے چلانے پڑے لیکن اس کے باوجود لوگ پسینے سے شرابور ہو گئے لوگوں کے پسینے سے جگہ جگہ ہال کا فرش گیلا ہو گیا۔ عام طور پر پریس ہال میں چار (۴) سو آدمی کی گنجائش ہے مگر آج ہال میں حاضرین کی تعداد دگنی تھی اور اس سے تین گنا لوگ سڑک پر موجود تھے۔

انشاءاللہ ہم ہر ضلع میں توحید خالص سیمینار منعقد کریں گے اور عظمت توحید اور حرمت رسول ریلیاں نکالیں گے۔

8۔ پریس کلب میں سیمینار کی اجازت اڑھائی سے ساڑھے چار بجے تک تھی مگر ڈیڑھ بجے مولانا انور صالح صاحب کی قیادت میں گوجرانوالہ کا قافلہ اور لاہور سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ پریس کلب پہنچ گئے اس صورتحال کے پیش نظر انتظامیہ نے پریس کلب والوں کو حکم دیا کہ پریس کلب ہال کھول دیا جائے لہٰذا اڑھائی بجے کی بجائے ڈیڑھ بجے ہی پریس کلب کا ہال کھچا کھچ بھر گیا اور سیمینار کی کارروائی شروع کرنا پڑی۔

- تلاوت اور نعت رسول ﷺ کے بعد سب سے پہلے جماعت الدعوۃ کے مرکزی راہنما پروفیسر ظفر اقبال نے مؤثر خطاب فرمایا ان کا کہنا تھا کہ توحید تمام عبادات اور جہاد کی بنیاد ہے اس لیے ہمیں توحید کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

- شیخ الحدیث حافظ ذوالفقار علی ابو ہریرہ شریعہ کالج نے فرمایا کہ توحید ہی مسلمانوں کی قوت کا سرچشمہ ہے۔

- مولانا کاشف منظور تحریک کے سیکرٹری اطلاعات نے تحریک کی دعوت اور سیمینار منعقد کرنے کے راستے میں آنے والی مشکلات کا تفصیل سے ذکر کیا۔

- قاری عزیز الرحمان توحیدی تحریک دعوت توحید لاہور کے کنوینر نے لوگوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا انشاءاللہ ہم دوسرے شہروں میں بھی ایسے پروگرام منعقد کریں گے۔

- جماعت اہل حدیث کے امیر حافظ عبدالغفار روپڑی نے فرمایا کہ ہماری جماعت تحریک دعوت توحید کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہے اور کرتی رہے گی ہم انشاءاللہ اس کام کو ہم آگے لے کر جائیں گے۔

9۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے نائب ناظم اعلیٰ حافظ محمد یونس آزاد نے نہایت مختصر خطاب کیا۔

لوگوں کی حاضری اور ان کا جوش و خروش دیکھنے کے لیے تحریک دعوت توحید کی Facebook پر ملاحظہ فرمائیں، ہم سے رابطہ رکھیں اور اپنے اپنے شہر میں توحید خالص سیمینار منعقد کریں اور عظمت توحید و حرمت رسول ریلیاں رکھیں۔

10۔ مولانا محمد انور صالح کنوینر تحریک دعوت توحید گوجرانوالہ نے ایک بڑے قافلے کے ساتھ شرکت کی اور عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ توحید کا قافلہ چل نکلا ہے اور یہ رواں دواں رہے گا۔

کنوینر تحریک میاں محمد جمیل نے نبی ﷺ کی دعوت کے مراحل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اور کہا کہ اگر ہم اس ملک میں واقعتاً توحید کا غلبہ چاہتے ہیں تو ہمیں مساجد سے نکل کر چوراہوں میں توحید و سنت کا پرچار کرنا ہوگا انہوں نے کہا ہم نے روایتی انداز میں تنظیم بنائے بغیر لوگوں کے سامنے ایک تجربہ پیش کر دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اہل توحید سنت رسول ﷺ کے مطابق تبلیغ کا طریقہ کار اختیار کر لیں تو لوگ شرک و بدعت چھوڑنے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہم نے توحید و سنت کے رُکے ہوئے کارواں کو ایک جذبہ اور حرکت سے ہمکنار کر دیا ہے اگر لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا۔

شیخ الحدیث حافظ محمد طیب، مولانا عبدالرشید راشد آف کھڈیاں، مولانا ثناء اللہ بھٹی شیخوپورہ، مولانا عنایت اللہ ربانی آف کھڈیاں، میاں عبدالواحد آف جھنگ موڑ، مولانا ثناء اللہ مدنی آف چونیاں، مولانا عبداللہ سلیم خطیب مرکزی مسجد کھڈیاں، حافظ ظہیر عثمان والا نے بھی مظاہرے سے

خطابات کیے۔

علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا پاکستان ''لا الہ الا اللہ'' کی بنیاد پر بنا تھا یہ اس کے استحکام کی ضمانت ہے اور اسی کی بنیاد پر ملک میں امن وامان قائم ہوگا۔ انہوں نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ متحدہ جمعیت اہلحدیث تحریک دعوت توحید کا دعوت کا ساتھ دیتی رہے گی۔

کنوینر تحریک دعوت توحید کا مظاہرین کو خطاب

کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان نے عوام سے مخاطب ہو کر فرمایا: وطن عزیز کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ پاکستان لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر لا الہ الا اللہ کے دو پہلو ہیں پہلے کا تعلق اللہ اور اس کے بندے کے ساتھ ہے اس کا پہلا اور بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے عبادت کا اولین مفہوم یہ ہے کہ قیام، رکوع، سجود اور نذر و نیاز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونے چاہیے جو شخص اس بات کا خیال نہیں رکھتا اس کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی۔ کلمہ طیبہ کے تقاضوں کا نقطہ عروج یہ ہے کہ رب کی دھرتی پر رب کا قانون نافذ ہونا چاہیے۔

تحریک کا تم آپ بھی رکنیت اختیار فرمائیں!

یاد رہے کہ یہ ایک تحریک ہے معروف معنوں میں جماعت نہیں لہٰذا آپ اپنی اپنی تنظیم اور منصب پر رہتے ہوئے اپنے، اپنے علاقہ میں تحریک کی ذمہ داری قبول فرمائیں! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ مساجد سے باہر بھی توحید وسنت کا پرچار اور شرک وبدعت کے خلاف آواز اُٹھائی جائے تو تحریک کی رکنیت اختیار کریں۔ درج ذیل کوائف ہیڈ آفس میں ارسال کریں اور رابطہ رکھیں۔

نام مع لقب .... ولدیت ....

تعلیم .... فون .... کاروبار / ملازمت ....

مقامی یونٹ کے ساتھ تعاون .... عارضی اور مستقل ڈاک ایڈریس

....

[ایڈریس: ابوہریرہ شریعہ کالج 37 کمرشل کریم بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور

0423-5417233/0333-4566379]

ضرورت برائے خادم

علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ ''جامعہ اہلحدیث لاہور'' میں ایک عدد خادم کی ضرورت ہے۔ معاوضہ حسب لیاقت دیا جائے گا خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔ [منجانب: قاری فیاض احمد 0300-4167882]

دعائے صحت کی پر زور اپیل

جماعت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر مولانا محمد شریف حصاروی اور پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان کے جواں سالہ بھانجے مولانا عبدالرحیم کا کراچی میں ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک ٹانگ مکمل طور پر کاٹ دی ہے اور سر میں بھی شدید چوٹیں لگی ہیں۔ تمام قارئین کرام تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین [ادارہ]

جنت میں گھر بنائیں

﴿مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾

''جو اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے''

مناواں جی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر ڈالنے کے لیے بجری، ریت، سیمنٹ، سریا کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین [منجانب: نعیم احمد 0321-9794129]

دعائے صحت کی پر زور اپیل

جماعت اہلحدیث کے معروف عالم دین قاری محمد حنیف ربانی صاحب کا تاندلیانوالہ جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہونے سے بازو فیکچر ہو گیا ہے۔ قارئین کرام سے دعائے صحت کی پُر زور اپیل ہے۔

[منجانب: جماعت اہلحدیث فاروق آباد، شیخوپورہ]

داڑھی شریف

......از قلم: قاری محمد تاج شاکر، چتوکی

میرے اللہ نے رکھا ہے حسن و جمال داڑھی میں	تجھے معلوم کیا ناداں ہے کیا کمال داڑھی ہے
دونوں عالم کی نگاہوں میں معزز ہو گیا	شعور آدمیت ہے بے مثال داڑھی میں
بنے گی بخشش کا وسیلہ رحمت مل جائے گی	شرافت اور سعادت ہے ہر اقبال داڑھی میں
اسی میں شان طریقت اسی میں ہے حسن سیرت	میرے بھائی اک اک بال ذرا سنبھال داڑھی میں
داڑھی دولت دیں ہے سنت رسول میں ہے	قسم رب کی حفاظت ہے جان و مال داڑھی میں
خوف عقبیٰ سے بری وہ غم دنیا سے ہے پاک	کتنی پیاری ہے یہ سنت نظر تو ڈال داڑھی میں
داڑھی بڑھا مونچھیں کٹا ہے صحیح بخاری میں	فرما رہا ہے اُمت کو آمنہ کا لعلؐ داڑھی میں
اگر تو فرمان نبی پر عمل کرنے سے قاصر	ہے یہ تیری بدنصیبی کر کچھ خیال داڑھی میں
کوئی بھی مرد مسلمان بغیر داڑھی کے ہے مخنث	کر لے اللہ سے توبہ چھوڑ قیل و قال داڑھی میں
میرے برادر قصد معصیت بھی معصیت ہی ہے	بڑی بڑی پاگئے ہیں رفعتیں رجال داڑھی میں
گھنی تھی آپ ﷺ کی داڑھی وافر بالوں والی تھی	اسی لیے تو آپ ﷺ کرتے تھے خلال داڑھی میں
قسم رب کی اگر تجھ کو محبت مصطفیٰ ﷺ سے ہے	نہیں ہے پھر حلق و قصر بالکل حلال داڑھی میں
رضائے رب دو عالم سنت مصطفیٰ ﷺ میں ہے	ان شاء اللہ جنت میں ہو گا استقبال داڑھی میں

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

............ابوطلحہ بن ثناء اللہ مجاہد کھی والا

سرور کائنات احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ	ہادیٔ اُمت تو بن کے رحمۃ اللعالمین آیا
عزت و تکریم تیری بلندی فلک سے بڑھ کر	شافع محشر تو بن کے خاتم النبیین آیا
جو گرفتار تھے دنیا کے آلام وجنجال میں	ان لوگوں کے لئے تو بن کے باعث تسکین آیا
عاصی جو اٹکے ہوئے تھے گناہوں کی دلدل میں	ان کے لئے تو بن کے شفیع المذنبین آیا
رتبہ و مقام تیرا طول عرش سے فزوں تر	تو رہنما بن کے قائدالمسلمیں آیا
ستائش اس قدر تیری . کہ نہ ہو سکے بیاں	جاہلوں کے لئے بن تو مصلح عظیم آیا
بنایا جس نے انساں کو مطیع کامل و مودب	تو ایسا بے مثل جوہر نایاب دین متیں لایا
مضطرب و ناچار جو غموں سے دو چار تھے	ان لوگوں کے لئے تو نجات کا حل آفریں آیا
رنج و الم ترے کہ قصر دریا سے زیادہ	سکنت تھی لیکن جبیں پہ شکن نہیں لایا
اشاعت اسلام بلندیٔ دیں ترا مطمع نظر	سکھائے جس نے آداب زندگی تو منفرد دیں لایا
رب تعالیٰ نے بھی تعریف تو کہلایا محمد	طلحہ مدح کا یہ منظر نہ نظر اور کہیں آیا

آہ! مولانا ثناءاللہ مجاہد (رحمۃ اللہ علیہ)

مزین اخلاص تھا علم سے تو سرشار تھا	میدان علم و عمل میں برسر پیکار تھا
وقف کیا دیں کے لیے تجھے ترے والد نے	تو پابند صوم و صلوۃ عبادت گزار تھا
اسلام منشور اسلام ترا مطمع نظر	خوف خدا اور للہیت ترا شعار تھا
اس ہستی سے لقب ملا تجھ کو مجاہد کا	صوفی عبداللہ کفر جس سے بیزار تھا
نہ شکوہ و گلہ تھا کسی کو تری ذات سے	طرز حیات ترا اتنا اچھا و تاب دار تھا
نہ ہوئی طمع تجھے شہرت مال و دولت کی	مقصد اشاعت دیں توحید کا پرچار تھا
پہنچا دیا پیام اسلام تو نے گھر گھر	تبلیغ دیں کا تو اتنا طرف دار تھا
نہ ہوئی طمع تجھے کبھی نام و نمود کی	صرف رضائے الٰہی کا تو طلبگار تھا
لیا کام تجھ سے خدا نے ہر میداں میں	دیں اسلام سے اتنا تو وفادار تھا
خطابت ہو کتابت ہو یا ہو تدریس	مسائل میں بھی تو بڑا تجربہ کار تھا
دی دعوت حق اہل بہاولنگر کو تو نے	کام جب دعوت کا بہت ہی دشوار تھا
سینکڑوں لوگ آئے صراط مستقیم پہ	ہموار ہوا علاقہ جو بڑا نا ہموار تھا
میدان جہاد سے بھی تو نہ رہا پیچھے	جہاد قتال تری شخصیت کا وقار تھا
سر پھاڑا جس نے کر دیا معاف اس کو	مزین عفو ترا بلند ایسا کردار تھا
طرز ترا توکل علی اللہ تا دم زیست	رضائے خدا پہ راضی اتنا شکر گزار تی
نبرد آزما ہوا تو دل خراش آلام سے	صبر پہ مشتمل بلند ترا معیار تھا
موت کی حقیقت سے منکشف ہوا تو بھی	جس سے انبیاء کو بھی نہ انکار تھا
استاد الاساتذہ ترے شاگرد بے شمار	تلامذہ کو تجھ سے بے پناہ پیار تھا
سن کے تری خبر وفات آئے دور دور سے	تڑپ و تمنا ان کی ترا آخری دیدار تھا
ان کی تجھ سے محبت کا منظر قابل دید	ان کے ساتھ گزرا ترا وقت یاد گار تھا
ملے گواہی چہار سو تری شرافت کی	ہر انساں تری محبت میں بے قرار تھا
تری خدمات تری احسانات کو یاد کرکے	جنازے میں شریک ہر فرد اشکبار تھا
کاش یہ باسعادت جنازہ ہوتا ہمارا	لوگوں نے جملہ کہا بار بار تھا
سلام ہو تری عظمت پر اے مرد مجاہد	کہ تری شخصیت کا ہر پہلو پائدار تھا
فخر ہستی پہ تری طلحہ کیوں نہ کرے	صاحب تقویٰ علم و عمل کا تو انوار تھا

ابوطلحہ بن ثناءاللہ مجاہد کچھی والا

جماعتی خبریں

توحید خالص ریلی سے خطاب

مورخہ 9 مارچ 2014 بروز اتوار سہ پہر 4 بجے قصور شہر میں توحید خالص ریلی سے مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا یہی وہ دعوت ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے دی ہے۔ یہی وہ دعوت ہے جو امام احمد بن حنبلؒ نے دی، یہی وہ دعوت ہے جو امام ابو حنیفہؒ نے دی، یہی وہ دعوت ہے جو امام مالکؒ نے دی، یہی وہ دعوت ہے جو پیر عبدالقادر جیلانیؒ نے دی یہی وہ دعوت ہے جو علی ہجویریؒ نے دی۔ عوام الناس سے مخاطب ہوتے ہوئے انھوں نے کہا: اگر یہ دعوت دینا جرم ہے تو ان اماموں اور بزرگان دین کے بارے میں کیا کہو گے؟ خدارا! عقیدہ توحید کو سمجھئے یہی صراط مستقیم ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ سجدہ کرنا صرف اللہ وحدہ لاشریک کی ذات ہی کو لائق ہے اسکے علاوہ کسی ذات کو سجدہ کرنا شرک کہلائے گا۔ اسی لیے تمام بزرگان دین اور آئمہ دین نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی نفی کرتے ہوئے اسے شرک قرار دیا ہے اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

[رپورٹ: وقار عظیم بھٹی میر محمدی]

پریس ریلیز

طالبان مذاکرات کے سلسلے میں سیاست کرنے کی بجائے ملکی مفاد کو ترجیح دی جائے۔ وطن عزیز اب مزید دہشت گردی کا متحمل نہیں ہو سکتا کامیاب مذاکرات کے لیے حکومت اور طالبان دونوں سنجیدگی سے پیش رفت کریں۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان کے رہنما مولانا عبدالوہاب روپڑی، مولانا شکیل الرحمٰن ناصر، مولانا شاہد محمود جانباز و دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کے جوڑ توڑ نے ملک کو تباہی کے دھانے تک پہنچا دیا ہے۔ بیانات کے ذریعے ایک دوسرے پر گرانے کی بجائے امریکی ڈرونز کے حوالے سے پالیسی مرتب کرنے کیلئے تمام جماعتیں سر جوڑ کر بیٹھیں۔ اٹھارہ کروڑ عوام حکومت سے بہت ساری امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہے۔ بے گناہ لوگوں کے خونوں پر سیاست کرنے والے اللہ کی گرفت سے نہیں بچ پائیں گے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت سابقہ حکمرانوں کے انجام سے سبق لے۔ مولانا شکیل الرحمٰن ناصر نے کہا کہ ملک میں امن کے قیام کیلئے تمام سیاسی و دینی جماعتوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مذاکرات کی ناکامی اور آپریشن کی باتیں کرنے والے ملک کی نازک ترین صورتحال کی طرف دیکھیں اور بے گناہ لوگوں کی جانوں پر سیاست کرنے سے باز رہیں۔ قوم موجودہ ملکی صورتحال سے شدید پریشان ہے اور عوام نفسیاتی مریض ہو چکے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ہنگامی بنیادوں پر عوام کی فلاح و بہبود اور جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرے۔

پریس ریلیز

ملکی سلامتی کو لاحق خطرات کے پیش نظر علماء کرام اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ ان خیالات کا اظہار امیر جماعت اہلحدیث پاکستان شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے ہیڈ آفس چوک دالگراں لاہور میں گوجرانوالہ سے میاں محمد سلیم شاہد اور مولانا محمد سلیمان شاکر کی قیادت میں آئے ایک وفد سے ملاقات کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت پاکستان کی رگوں میں ناسور کی طرح پروان چڑھ رہی ہے ایسے حالات میں فروغ

اختلافات کو ختم کر کے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ مرکزی ناظم امور خارجہ حافظ عبدالوہاب روپڑی نے کہا کہ تبلیغ انبیاء کرام کا پاکیزہ مشن ہے مگر اسے احسن انداز سے نبھانا ہماری اولین ترجیح ہونا چاہیے عوام الناس میں باہمی اتفاق واتحاد کا شعور بیدار کریں جو کہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔ جماعت اہلحدیث نے ہمیشہ ایسے عوامل کی تردید کی ہے جس سے نقص امن کا خدشہ ہو قیام پاکستان میں ہمارے بزرگوں نے قربانیاں پیش کر کے ہراول دستے کا کام کیا ہم شہداء کے خون سے غداری برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ مساجد میں استحکام پاکستان کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔

[منجانب: شعبہ نشرواشاعت جماعت اہلحدیث لاہور]

پریس ریلیز

جماعت اہلحدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی سنگین وارداتیں ملکی استحکام کے لئے خطرہ ہیں وطن عزیز کی سلامتی داؤ پر لگ چکی وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے اصلی دشمن کو پہچان کر کیفر کردار تک پہنچادیں۔ آپس میں الزام تراشی سے ملک دشمن طاقتیں مضبوط ہورہی ہیں حکومت کو چاہیے کہ دہشت گردی کی روک تھام کے لئے اپنا نیٹ ورک مضبوط کرتے ہوئے اپنے اندر اعتراف حقیقت کی صلاحیت پیدا کرے۔ انہوں نے ارباب اقتدار سے اپیل کی کہ لا الہ الا اللہ کے مقدس نام پہ حاصل کیا گیا قائد کا پاکستان آج خاک وخون کی لتی تصویر بن چکا ہے خدارا ملک کی حالت زار پہ رحم کریں صرف بیان بازی سے ملک کی تقدیر نہیں بدلے گی پاکستان کے خلاف قوتوں سے نمٹنے کے لئے اپنی عوام کو اعتماد میں لے کر کام کریں۔

[روزنامہ ایکسپریس' روزنامہ دنیا گوجرانوالہ 2014-3-5]

ملک میں حدود اللہ کا نفاذ ہونا چاہیے: خطاب

وطن عزیز جسے اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا آج اس میں بے شمار ایسی رسوم وبدعات کو رائج کیا جارہا ہے جن کا اسلام سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ اس لیے حکمران بالا کو سوچنا چاہیے کہ آئین محض کتابی صورت میں اسمبلی کی الماریوں میں سجا کر رکھنے کے لیے تو نہیں بنایا گیا تھا۔ خدارا! اس کا مکمل نفاذ قائم کر کے اس کی برکات کو عام کیجئے۔ ان خیالات کا اظہار حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی نے خطبہ جمعہ کے اجتماع سے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اگر حکومت وقت قرآن وسنت کے نفاذ میں کامیاب ہوگئی تو دہشت گردی اپنی موت آپ مرجائے گی۔

[منجانب: شعبہ نشرواشاعت جماعت اہلحدیث میر محمد]

دعائے مغفرت

مولانا عبدالقادر حصاری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا محمد شریف حصاری اور پروفیسر میاں عبدالمجید کے تایا مولانا محمد حسین اچانک ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے مورخہ 8 مارچ 2014 بروز ہفتہ اور اتوار کی شب انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خوش اخلاق، مہمان نواز، علمائے کرام سے محبت کرنیوالے، نیک اور صالح انسان تھے۔ ادارہ شیخین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے (آمین) [ادارہ]

دعائے صحت

راقم الحروف کی خوش دامن کافی عرصہ سے فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین تنظیم اہلحدیث سے دعائے صحت کی درخواست ہے [منجانب: قاری عبدالغفار سلفی مدیر مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث محلہ عثمان پارک شیخوپورہ]

اظہار تشکر

راقم الحروف کی والدہ محترمہ کی وفات پر میرے محترم اساتذہ کرام، دوست احباب، عزیز واقارب ودیگر جنھوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی یا اظہار تعزیت کے لیے تشریف لائے میں اُن تمام احباب کا شکر گزار اور دعا گو ہوں کہ جن کے والدین زندہ ہیں اللہ تعالیٰ اُنھیں سلامت رکھے اور جن کے والدین وفات پا گئے ہیں اُنھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین) [منجانب: حافظ امتیاز احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور]

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

زیر نگرانی: محمد یوسف

الجامعۃ الکمالیہ (رجسٹرڈ)

دارالحدیث راجووال

سرپرست: حافظ ڈاکٹر پروفیسر عبدالرحمن یوسف

معیاری دینی و دنیاوی تعلیم پیش کرنے والا منفرد ادارہ

داخلہ 2014

میٹرک 2013ء کا شاندار رزلٹ

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
261724	حافظ عبداللہ سلیم	909
261740	حافظ عبدالشکور شاکر	772
261730	حافظ عبدالرزاق سرور	729
261726	حافظ محمد اسحاق سرور	725
261727	حافظ انعام اللہ	724
261729	صدام حسین ظہیر	678
261725	نعیم الحق نعیم	573

کلاس نہم 2013 میں بہترین نمبر حاصل کرنے والے طلباء

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
463148	طلحہ شان	462
463146	حافظ عبدالمنان	447
463145	اکرام اللہ زاہد	421
463143	مبین رضوان	397
463141	عبدالباسط	393

نوٹ: یہ تمام طلبہ وفاق المدارس کے امتحانات میں بھی شریک ہوئے اور اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ

صرف اعدادی کلاس اور شعبہ حفظ میں یکم مارچ سے شروع ہو کر محدود مدت تک جاری رہے گا۔ پرائمری و مڈل کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ فوری رابطہ کریں۔
محدود نشستوں پر داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔

برائے رابطہ: پروفیسر حافظ عبیدالرحمن محسن مہتمم دارالحدیث راجووال ضلع اوکاڑہ
0300-6972721-044-4870005-0303-6977663